رجسٹرڈ ایل نمبر ۸۳۵

تار کا پتہ:- الفضل قادیان

إِنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللّٰهِ يُؤْتِيهِ مَنْ يَشَاءُ — عَسَىٰ أَنْ يَبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَحْمُودًا

الله اکبر — الہامِ حضرت مرزا غلام احمد قادیانی

ایڈیٹر غلام نبی

ترسیل زر بنام منیجر روزنامہ الفضل ہو

شرح چندہ پیشگی

سالانہ للعہ

ششماہی ۸؍

سہ ماہی ۱۲؍

روزنامہ الفضل قادیان

Digitized by Khilafat Library

THE DAILY

ALFAZL, QADIAN.

قیمت سالانہ پیشگی بیرون ہند ۱۸ ؍

قیمت فی پرچہ ایک آنہ

جلد ۲۴	مورخہ ۱۰ رمضان ۱۳۵۵ھ	یوم پنجشنبہ	مطابق ۲۶ نومبر ۱۹۳۶ء	نمبر ۱۲۷

مدینۃ المسیح

قادیان ۲۴ نومبر۔ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے متعلق آج ۹ بجے شب کی ڈاکٹری رپورٹ مظہر ہے۔ کہ حضور کی آنکھ کی تکلیف میں خدا تعالیٰ کے فضل سے پہلے کی نسبت کمی ہے۔ لیکن حرارت ہو جاتی ہے۔ اور کچھ کھانسی بھی ہے۔ احباب دعا فرمائیں۔ اللہ تعالیٰ حضور کو صحت عطا فرمائے۔

حضرت ام المومنین مدظلہا العالی کو بخار اور سردرد کی تکلیف ہے۔ علاوہ ازیں کمزوری بہت ہوگئی ہے۔ احباب حضرت ممدوحہ کی صحت کے لئے خاص توجہ سے دعا فرمائیں۔

حضرت مرزا بشیر احمد صاحب ایم۔ اے کو ابھی نقرس کے درد کی تکلیف ہے۔ احباب دعائے صحت کریں۔

ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

اسلامی مجاہدات میں سے روزہ رکھنا بھی ایک مجاہدہ ہے

"خدا تعالیٰ نے دینِ اسلام میں پانچ مجاہدات مقرر فرمائے ہیں۔ نماز، روزہ، زکوٰۃ، صدقات، حج، اسلامی دشمن کا ذب اور دفع خواہ سیفی ہو خواہ قلمی۔ یہ پانچ مجاہدے قرآن شریف سے ثابت ہیں۔ مسلمانوں کو چاہیئے۔ کہ ان میں کوشش کریں۔ اور ان کی پابندی کریں۔ یہ روزے تو سال میں ایک ماہ کے ہیں۔ بعض اہل اللہ تو نوافل کے طور پر اکثر روزے رکھتے رہتے ہیں۔ اور ان میں مجاہدہ کرتے ہیں ہاں دائمی روزے رکھنا منع ہیں۔ یعنی ایسا نہیں چاہیئے۔ کہ آدمی ہمیشہ روزے ہی رکھتا رہے۔ بلکہ ایسا کرنا چاہیئے کہ نفلی روزہ کبھی رکھے۔ اور کبھی چھوڑ دے۔" (بدر ۲۴ اکتوبر ۱۹۰۷ء)

ہر رمضان میں کسی ایک روحانی کمزوری کو دور کرنے کا عہد کرنا چاہیئے

"حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرمایا کرتے تھے۔ کہ انسان کو چاہیئے۔ کہ ہر رمضان میں اپنی کسی ایک کمزوری کے متعلق یہ عہد کر لیا کرے۔ کہ آئندہ میں اس سے بچونگا۔ اور پھر اپنی پوری کوشش کے ساتھ خدا سے دعا کرتے ہوئے اس سے ہمیشہ کے لئے مجتنب ہو جائے۔ اس کے متعلق کسی سے ذکر کرنے کی ضرورت نہیں۔ صرف اپنے نفس کے ساتھ خدا کو گواہ رکھ کر عہد باندھا جائے۔" (الفضل ۲۴ دسمبر ۱۹۳۳ء)

صوبجات متوسط میں ۱۹۳۳ء میں قرضہ مصالحت ایکٹ پاس کیا گیا۔ اور اس قانون کو عملی جامہ پہنانے کے لئے بورڈ قائم کئے گئے۔ یہ بورڈ اپنا کام کر رہے ہیں۔ اور مقروض اور قرضخواہ کے درمیان مصالحت کی صورت پیدا کر کے قرضہ جات کا فیصلہ کرا رہے ہیں ان بورڈوں کی مساعی کے طفیل قرضہ کی رقم ۳۲۷۹ لاکھ میں سے ۱۸۶۲ لاکھ رہ گئی۔ یعنی ستمبر ۱۹۳۴ء تک قرضہ میں چالیس فی صدی تک کمی واقع ہو گئی۔ اس کے علاوہ اور بھی بعض قوانین اس غرض کے لئے پاس کئے گئے۔ ان میں سے ساہوکارہ ایکٹ۔ تخفیف سود ایکٹ وغیرہ قابل ذکر ہیں۔

مدراس میں مقروض زمینداروں کی امداد اور قرضہ کو کم کرنے کے لئے چار قوانین پاس کئے گئے۔ یعنی کوآپریٹو مارٹ گیج بنک ایکٹ آف ۱۹۳۴ء حفاظت مقروضین ایکٹ۔ زمیندارہ قرضہ جات ایکٹ آف ۱۹۳۵ء اور قرضہ مصالحت ایکٹ آف ۱۹۳۶ء۔

بہار و اڑیسہ میں حالات ایسے تھے کہ کسی فوری کارروائی کی ضرورت نہ تھی آسام میں ۱۹۳۴ء میں ساہوکارہ ایکٹ نافذ کیا گیا۔ اس قانون کے ذریعہ ساہوکار سے پر بہت سی کامیاب پابندیاں عائد ہوتی ہیں۔ اور چونکہ اس قانون کے ذریعہ عدالتوں کو ساہوکارہ معاملات کے فیصلہ جات کے لئے مخصوص اختیارات مل جاتے ہیں۔ اس لئے اس قانون کا نافذ العمل ہونا بہت حد تک مفید ثابت ہو رہا ہے

یو۔پی گورنمنٹ نے عدالتوں کے نام احکام جاری کئے۔ جن میں اس امر کی وضاحت کی۔ کہ اراضیات اور اجناس فصل پر قرضہ کی ڈگریوں کا اجرا نہیں ہو سکتا۔ ملک میں قرضہ کے بڑھتے ہوئے سیل کی روک تھام کے لئے گورنمنٹ نے مندرجہ ذیل سات ایکٹ پاس کئے ہیں۔

(۱) ایکٹ امداد مزارعین ۱۹۳۲ء

(۲) ایکٹ اصلاح سودی قرضہ جات ۱۹۳۴ء

(۳) ایکٹ عارضی اصلاح اجراء ڈگری جات ۱۹۳۴ء

(۴) ایکٹ اصلاح فروخت اجناس ۱۹۳۴ء

(۵) انکمبرڈ اسٹیٹس ایکٹ ۱۹۳۴ء

(۶) زمیندارہ ریلیف ایکٹ ۱۹۳۴ء

(۷) اصلاح زمیندارہ قرضہ جات ایکٹ آف ۱۸۸۴ء

بنگال میں ۱۹۳۳ء میں ساہوکارہ ایکٹ نافذ کیا گیا۔ جس کے ذریعہ سود کی شرح کی تعیین کر دی گئی۔ اور اس میں اس اصول کو مدنظر رکھا گیا۔ کہ سود کی وہ رقم جو ایک وقت میں ادا کی جائے۔ اصل زر سے زیادہ نہیں ہونی چاہئے۔

پنجاب میں ۱۹۳۰ء میں ایک قانون پاس کیا گیا۔ جس کے ذریعہ ساہوکاروں کے حسابات کی نگرانی اور پڑتال ہوسکتی ہے قرضہ ریلیف ایکٹ ۱۹۳۴ء میں پاس کیا گیا۔ تاکہ زمینداروں کی حالت بہتر ہو سکے

صوبہ بمبئی میں قرضہ جات کی تحقیقات کے لئے ایک کمیٹی مقرر کی گئی تھی۔ اس کمیٹی نے یہ سفارش کی تھی۔ کہ ایک سنٹرل مارٹ گیج بنک کھولا جائے۔ کمیٹی کی یہ سفارش منظور کر لی گئی ہے۔ اور تاوقتیکہ ایسا بنک قائم ہو جائے۔ اس بنک کا کام پراونشل کوآپریٹو بنک کے سپرد کیا گیا ہے۔ تاکہ زمینداروں کو لمبے عرصہ کے لئے قرضہ جات دیئے جا سکیں۔ اس کے علاوہ بعض بل کونسل کے زیر غور ہیں۔

ناظرین کرام پر اب یہ امر بخوبی واضح ہو گیا ہوگا کہ زمینداروں کے قرضہ جات کے معاملہ میں گورنمنٹ کس قدر دلچسپی لے رہی ہے۔ لیکن باوجود اس کے کیا ہم کہہ سکتے ہیں کہ دیہاتی قرضہ جات کا سوال حل ہو رہا ہے اور زمیندار آنے والے مہیب خطرہ کے منہ سے نکل چکا ہے۔ ہرگز نہیں۔

(باقی آئندہ) خاکسار:۔ خوشی محمد بی۔ایس سی ایگریکلچر

بلوچستان کا محکمہ زراعت

مارکٹنگ افسر کے تقرر کے لئے ایک مشورہ

یہ امر انتہائی خوشی کا مقام ہے۔ کہ حکومت ہند بلوچستان کی زراعتی ترقی میں گہری دلچسپی لے رہی ہے۔ امپیریل کونسل آف ایگریکلچرل ریسرچ کے افسر اعلیٰ ڈاکٹر برنز حال ہی میں بلوچستان تشریف لے گئے تھے۔ ان کے اس سفر سے محکمہ زراعت کو بہت نفع پہنچا ہے۔ اور لوکل گورنمنٹ نے چند اہم اور مفید اسکیمیں بلوچستان میں میوہ جات کی ترقی و اصلاح کے لئے منظور فرمائی ہیں۔ اس سے قبل حکومت ہند کچھ مارکٹنگ افسر وغیرہ مختلف صوبہ جات میں ان صوبجات کی پیداوار کی فروخت اور نکاسی میں آسانیاں بہم پہنچانے کے لئے مقرر کر چکی ہے۔ بلوچستان اس وقت تک اس مفید صورت سے محروم رہا تھا۔ لیکن یہ امر موجب اطمینان ہے کہ صوبے کی حکومت نے اپریل ۱۹۳۷ء سے مارکٹنگ افسر کے تقرر کا فیصلہ کر لیا ہے۔ اور چیف مارکٹنگ افسر صاحب حکومت ہند نئی دہلی اس آسامی کو پر کریں گے عام طور پر یہ اندیشہ ظاہر کیا جا رہا ہے کہ یہ آسامی بھی کہیں خاموشی کے ساتھ کسی قسم کے اعلان و اشتہار کے بغیر پر نہ کر دی جائے۔ اس لئے بطور ایک مشورہ ہم

درخواست دعا

میرے ایک دوست نہایت اہم وجوہ سے سخت تکلیف میں ہیں حضرت اقدس امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز اور جماعت احمدیہ کے تمام افراد کی خدمت میں درخواست ہے کہ دعا فرمائیں اللہ تعالیٰ ان کو ہر دو امور میں کامیاب فرما کر مخلصی بخشے۔

خاکسار:۔ بشیر احمد خان دجانہ پرائیویٹ سیکرٹری حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ

خوشخبری

جو احباب قادیان میں جائداد (زمین یا مکان) خرید و فروخت۔ نئی عمارات کی تعمیر کے متعلق مشورہ۔ نقشہ و اندازے بنوانا۔ نگرانی کا بندوبست وغیرہ کرانا چاہیں وہ ہم سے خط و کتابت کریں۔ انشاء اللہ کام نہایت تسلی بخش کیا جائیگا

ملک محمد طفیل اینڈ سنز انجینیرس محلہ دارالبرکات ریلوے روڈ قادیان

صنف نازک کیلئے جدید بہترین زیور

نقابوں کی کیمیکل گولڈ سونے کی لہریہ دار چوڑیاں

ان چوڑیوں کو ماہر جرمنی کاریگروں نے حال میں کیمیکل گولڈ سونے سے اس خوبصورتی کے ساتھ بنایا ہے کہ ہر طبقہ کی بیگمات ان پر جان فدا کرتی ہیں۔ یہ جدید انگریزی طرز کے نہایت نفیس بیل بوٹوں کے نقش و نگار سے مرصع ہیں۔ ان کا رنگ و روپ بالکل اصلی سونے کی طرح ہمیشہ قائم رہتا ہے ہر وقت ہاتھوں میں پہنے رہنے سے کبھی عمر بھر سیاہ نہیں پڑتیں جہاں چاہو دکھا لو کوئی تجربہ کار بھی ذرا شبہ نہیں کر سکتا کہ یہ سونے کی نہیں اور ان کو دو سو روپے سے کم قیمت کی نہیں بتا سکتا حسین گوری اور نازک کلائیوں میں اس درجہ خوشنما معلوم ہوتی ہیں کہ ان کو پہن کر کوئی عورت عورتوں میں جہاں کہیں بیٹھے وہ عورتیں جو دن رات اصلی سونا پہنتی ہیں۔ دیکھ کر دنگ ہو جائیں گی کہ بہن خواہ کچھ بھی صرف ہو جائے! ایسی ہم کو بھی منگا دو۔ سب کی نظر ان پر نہ پڑے تو بات نہیں۔ ہر سائز کی اسٹاک میں موجود ہیں۔ ہمراہ فرمائش کے کلائی کا ناپ ضرور تحریر کیجئے۔ قیمت ایک مکمل سٹ جس میں آٹھ عدد چوڑیاں پیکڈ ہوتی ہیں۔ علاوہ محصول ڈاک کے صرف ۲؍ ڈھائی روپیہ۔ لیکن ایک ساتھ تین سٹ کے خریدار کو ایک بالکل مفت۔ ملنے کا پتہ:۔ زین برادرس ۲۳ متھرا یو۔پی)

Digitized by Khilafat Library

حکومت سے درخواست کرتے ہیں کہ اس آسامی کو پُر کرنے کے لئے باقاعدہ اور وسیع طور پر اعلان کیا جائے۔ درخواستیں طلب کی جائیں اور جو لوگ پیش نظر فرائض ادا کرنے کی پُوری قابلیت اور تعلیمی استعداد رکھتے ہیں۔ ان میں سے بہترین آدمی کا انتخاب عمل میں لایا جائے:۔

بلوچستان ایک مسلمان صوبہ ہے۔ جس کی آبادی بیشتر مسلمان ہے۔ بلوچستان کے مارکٹنگ افسر کو تمام تر مسلمان میوہ جات پیدا کرنے والوں سے معاملہ کرنا ہوگا۔ اس لحاظ سے یہ بہتر ہوگا۔ کہ اس آسامی پر کوئی مسلمان ہی تعینات ہو۔ تاکہ وہ فرائض کو بہتر طریق پر انجام دے سکے۔ آخر میں مَیں ان مسلمانوں سے جو اس آسامی کی تعلیمی سندات رکھتے ہیں درخواست کروں گا۔ کہ وہ اس آسامی کے متعلق ضروری معلومات حاصل کرنے کیلئے مارکٹنگ افسر حکومت ہند نئی دہلی سے خط و کتابت کریں:۔ (ایک ہمدرد مسلمان)

سبدوالا میں تبلیغ احمدیت

قاضی محمد نذیر صاحب مبلغ سلسلہ احمدیہ سبدوالا میں تشریف لائے۔ تاکہ شیخ محمد نصیب صاحب غیر مبایع نے جو پروپیگنڈا کیا تھا اس کا ازالہ کیا جائے۔ چنانچہ اس غرض کے لئے کئی ایک سرکردہ اور تعلیم یافتہ لوگوں سے ملاقات کی گئی۔ اور باہمی تبادلہ خیالات سے شیخ محمد نصیب کی بددیانتی کو جو انہوں نے حوالجات کے متعلق کی تھی واضح کیا گیا۔ اس کے علاوہ دو پبلک لیکچر دیئے۔ پہلے دن کا لیکچر نبوت حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے متعلق تھا۔ جو تقریباً ڈیڑھ گھنٹہ رہا۔ جناب قاضی صاحب نے بہت اچھے پیرائے میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تحریروں سے اور شیخ محمد نصیب اور مولوی محمد علی صاحب کی تحریروں سے نبوت حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا ثبوت دیا۔ اور مولوی نور الحق صاحب مقامی غیر مبایع کو سوال و جواب کے لئے موقعہ دینے کا اعلان کیا۔ مگر وہ سامنے نہ آئے دوسرے دن کے لیکچر میں آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے فضائل۔ وفات مسیح ناصری۔ ختم نبوت کی حقیقت از روئے اقوال ائمہ اور علامات مسیح موعود پر روشنی ڈالی۔ لیکچر کے خاتمہ پر ایک شخص کے سوالات کے تسلی بخش جواب دیئے گئے۔ حاضرین نے ہر دو لیکچروں کو نہایت دلچسپی سے سنا شیخ محمد نصیب نے اخبار پیغام صلح میں جو رپورٹ اہالیان سبدوالا کے دستخطوں سے شائع کرائی ہے۔ اس میں کئی ایک غلط بیانیوں سے کام لیا ہے۔ قاضی صاحب اس رپورٹ کو لیکر کئی آدمیوں کے پاس گئے۔ جن کے دستخطوں سے رپورٹ شائع کی گئی تھی۔ اور ان غلط بیانیوں کی طرف توجہ دلائی گئی۔ انہوں نے اقرار کیا۔ کہ ہمیں رپورٹ پڑھائی نہیں گئی۔ یونہی دستخط لئے گئے ہیں۔ ایک حوالہ کے متعلق جب شیخ محمد نصیب کی بددیانتی کو ان پر آشکار کیا گیا۔ تو وہ سخت حیران ہوئے۔ کسی نے کہا بددیانتی کی گئی ہے۔ کسی نے کہا وکیلوں کی طرح چالاکی سے کام لیا گیا ہے۔ جمعہ کے دن قاضی صاحب نے خطبہ جمعہ میں ضروری نصائح کیں۔ اس کے علاوہ ایک [illegible]

گورنمنٹ آف انڈیا سے رجسٹری شدہ

اردو شارٹ ہینڈ صرف دس آسان سبق پر اسپکٹس و نمونہ سبق مفت

اردو شارٹ ہینڈ ٹریننگ کالج بٹالہ پنجاب

سرمہ نور رجسٹرڈ سرموں کا سرتاج دنیا میں شہرت حاصل کر چکا ہے۔ قادیان کی بزرگ ہستیاں اطباء و ڈاکٹر۔ رؤسا امراء پُرزور الفاظ میں تصدیقات فرما رہے ہیں۔ قادیان کا قدیمی مشہور عالم کل امراض چشم میں مفید ہونے کے علاوہ نظر کو بڑھاپے تک قائم رکھنے میں بے نظیر ہے۔

قیمت فی تولہ دو روپے۔ قیمت چھ ماشہ ایک روپیہ

ملنے کا پتہ محمد حیات منیجر رفیق حیات۔ قادیان۔ پنجاب

عید مبارک

کی خوشی میں نصف قیمت پر اپنے کارخانہ کے مندرجہ ذیل مشہور تحفے فروخت کئے جائیں گے۔ آج ہی آرڈر دے کر فائدہ اٹھائیں۔

	اصل قیمت	رعایتی قیمت
امیرانہ ریشمی مشہدی پشاوری لنگی درجہ خاص	۸ روپے	۴ روپے
" " " " اول	۵ روپے	۲-۸ روپے
امیرانہ چینی سوتی پشاوری لنگی درجہ خاص	۴ روپے	۲ روپے
" " " " اول	۲ روپے	ایک روپیہ

چھ لنگیوں کے خریدار کو ایک لنگی مفت انعام

ملنے کا پتہ:۔ علی بھائی اینڈ کمپنی سوداگران لنگی پٹکہ لودیانہ پنجاب

اکسیر فتق

پانی اتر آیا ہو یا آنت یا کسی قسم کا ہو اس دوا کے لگانے سے بذریعہ پسینہ اصلی حالت پیدا ہو جاتی ہے۔ کسی قسم کی تکلیف نہیں ہوتی۔ بڑے سے بڑے بیضے حد اعتدال پر آکر صحت ہو جاتی ہے۔ اور آئندہ پھر یہ مرض نہیں ہوتا۔ آپ اپریشن کی زحمت کیوں اٹھاتے ہیں۔ فوراً اس دوا کا استعمال کیجئے۔ اسی طرح آنت اترنے کو بھی روک دیتی ہے قیمت تین روپے

اکسیر ذیابیطس وہ لوگ جن کو دم بدم پیشاب آتا ہے۔ اور پیشاب میں شکر آتی ہے جس کی وجہ سے خواہ کیسی ہی عمدہ غذائیں کھائیں۔ سوائے کمزوری کے کوئی چارہ نہیں۔ انسان کو کمزور کرنے کے واسطے یہ مرض ایک قوی پہلوان ہے

ذیابیطس کتنا ہی پرانا ہو۔ اس دوا سے ہمیشہ کے لئے دور ہو کر نیست و نابود ہو جاتا ہے۔ جلد علاج کیجئے۔ اکسیر ذیابیطس سے ہزاروں مریض صحت یاب ہو چکے ہیں۔ قیمت تین روپیہ (نوٹ) فہرست دواخانہ مفت منگوائیے۔ کیا ایک عالم سے بھی جھوٹے اشتہار کی امید ہے:۔

حکیم ثابت علی (عالم مثنوی مولانا روم) محمود نگر ۵ لکھنؤ

محافظ اٹھرا گولیاں رجسٹرڈ

اولاد کا کسی کو نہ دنیا میں داغ ہو اس غم سے ہر بشر کو الٰہی فراغ ہو

پھولا پھلا کسی کا نہ برباد باغ ہو دشمن کا بھی جہاں میں نہ گھر بے چراغ ہو

جن کے بچے چھوٹے ہی فوت ہو جاتے ہوں یا حمل گر جاتا ہو۔ یا مردہ پیدا ہوتے ہوں۔ اس کو عوام اٹھرا اور اطباء اسقاط حمل کہتے ہیں۔ اس مرض کے لئے حضرت مولانا مولوی نور الدین صاحب رضی اللہ عنہ شاہی طبیب کی مجرب محافظ اٹھرا گولیاں اکسیر کا حکم رکھتی ہیں۔ آپ کی یہ گولیاں ان کے لئے بہت ہی مقبول مجرب اور مشہور ہیں۔ جو اٹھرا کے رنج و غم میں مبتلا ہیں۔ کئی خالی گھر آج خدا کے فضل سے بچوں سے بھرے پڑے ہیں۔ ان گولیوں کے استعمال سے بچہ ذہین خوبصورت۔ توانا۔ تندرست۔ اور اٹھرا کے تمام اثرات سے بچا ہوا پیدا ہو کر والدین کے لئے آنکھوں کی ٹھنڈک اور دل کی راحت ہوتا ہے۔ قیمت فی تولہ عہ شروع حمل سے آخر رضاعت تک گیارہ تولہ گولیاں خرچ ہوتی ہیں۔ یکمشت منگوانے پر فی تولہ ایک روپیہ لیا جائے گا:۔

پتہ۔ عبد الرحمٰن کاغانی اینڈ سنز دواخانہ رحمانی قادیان پنجاب

Digitized by Khilafat Library

ہندوستان اور ممالک غیر کی خبریں

Digitized by Khilafat Library

بیت المقدس ۲۳ نومبر۔ فلسطین کے شاہی کمیشن نے اپنی تحقیق کے پہلے ہفتہ میں ماہرانہ طریق پر متعدد امور سرانجام دیئے۔ ہفتہ کے دوران میں جو پبلک اجلاس منعقد ہوئے۔ ان میں کوئی عرب موجود نہ تھا۔ مگر عربوں نے اپنے مفاد کے متعلق شہادت مرتب کرلی ہے۔ لارڈ پیل صدر کمیشن نے اعلان کیا ہے کہ اگر کمیشن نے عربوں کی امداد کے بغیر اہم امور کا فیصلہ کرلیا۔ تو یہ امر بے حد ناخوشگوار ہوگا۔

لاہور ۲۳ نومبر۔ آل انڈیا سٹوڈنٹس کانفرنس کا اجلاس جو بنگال کے ہندو لیڈر مسٹر سرت چندر بوس کی صدارت میں شروع ہوا تھا۔ آج شدید ہنگامے کے دوران میں برخاست ہوگیا۔ کئی ڈیلی گیٹ احتجاج کے طور پر اجلاس سے اٹھ کر چلے گئے۔ اور اس طرح یہ کانفرنس اپنا پروگرام مکمل کئے بغیر ختم ہوگئی۔

نئی دہلی ۲۳ نومبر۔ معلوم ہوا ہے کہ مسٹر بی۔ ایل مترا (سابق لا ممبر حکومت ہند اور حال ممبر اگزیکٹو کونسل گورنر بنگال) کو فیڈریشن کے ایڈووکیٹ جنرل کا عہدہ پیش کیا گیا ہے۔ اور انہوں نے اسے قبول کرلیا ہے۔ فیڈرل کورٹ کی ترکیب کے مسئلہ پر دہلی اور وائٹ ہال کے درمیان خط وکتابت کا سلسلہ جاری ہے خیال کیا جاتا ہے۔ کہ تاج برطانیہ کے اعلیٰ افسر قانون سر مورس گوئر کو فیڈرل کورٹ کا چیف جسٹس منتخب کیا جائے گا فیڈرل کورٹ کے باقی ماندہ ججوں میں ایک ہندو ہوگا۔ اور دوسرا مسلمان۔ ہندو جج کے لئے سر شادی لال اور سر کرشنا سوامی آئر مسلمان جج کے لئے سر عبد القادر اور سر محمد سلیمان کے اسماء پیش کئے جاتے ہیں۔

برلن ۲۳ نومبر۔ جرمنی کی لڑکیوں کو چھ مہینے کے لئے امور خانہ داری کی عملی تعلیم دینے کے لئے ملک کے طول وعرض میں ۴۰۰ کیمپ قائم کئے گئے ہیں۔ اس وقت ان لڑکیوں کی مجموعی تعداد ۱۲ ہزار ہے۔ مگر ہٹلر نے حکم دیا ہے کہ آئندہ اپریل سے اس تعداد کو ۲۵ ہزار کر دیا جائے۔ لڑکیوں کو امور خانہ داری اقتصادیات بچوں کی پرورش اور تربیت اور دستکاری ادبی اور سیاسی تعلیم دی جاتی ہے۔

لاہور ۲۳ نومبر۔ جدید پنجاب اسمبلی کے انتخابات کے سلسلہ میں آج درخواستہائے نامزدگی کی آخری تاریخ تھی۔ حلقہ لاہور سول وشہر کی طرف سے ان امیدواروں نے بھی اپنی اپنی درخواست ہائے نامزدگی داخل کردیں۔ جنہوں نے اب تک داخل نہیں کی تھیں۔ لاہور شہر۔ سول اور تحصیل لاہور کے مسلم حلقہ سے ۲۰ امیدواروں نے کاغذات نامزدگی مع ضمانت داخل کئے ہیں۔ جن میں سے ۷ مستورات ہیں اور ۱۳ مرد امیدوار ہیں۔

لنڈن ۲۳ نومبر۔ مسٹر ایڈن نے دارالعوام میں اعلان کیا۔ کہ حکومت کا ارادہ ہے کہ فوراً ایک مسودہ قانون دارالعوام میں پیش کیا جائے کہ کوئی برطانوی جہاز ہسپانیہ کو سامان اسلحہ نہیں پہنچا سکتا۔

بنارس ۲۳ نومبر۔ کانگرس سوشلسٹ پارٹی کے لیڈر مسٹر جے پرکاش نرائن نے ایک کتاب بنام "اشتراکیت کیوں"؟ شائع کی ہے جس میں گاندھی جی کے اصول پر سخت اعتراضات کئے گئے ہیں۔ گاندھی جی کے لائحہ عمل اور فلسفہ پر بحث کرتے ہوئے مصنف رقمطراز ہے کہ گاندھی جی کا فلسفہ خطرناک ہے اس وجہ سے کہ یہ حقیقی مسائل کو نظر انداز کرنے کی تلقین کرتا ہے۔

بمبئی ۲۳ نومبر۔ کل رات ایک شخص پر قاتلانہ حملہ کی واردات ہوئی تھی۔ آج تین وارداتیں ہوئیں۔ ان میں سے ایک شخص ہلاک ہوگیا۔

برلن ۲۳ نومبر۔ اطلاع موصول ہوئی ہے۔ کہ روس میں جرمن انجنیئر اور اس کے رفقاء کے خلاف جو مقدمہ چل رہا تھا۔ اس کا فیصلہ سنا دیا گیا۔ معلوم ہوا ہے۔ کہ ملزموں کو سزائے موت کا حکم دیا گیا ہے۔ آج جرمنی کے سفیر متعینہ ماسکو نے حکومت روس سے درخواست کی ہے کہ اپیل کے لئے کافی مہلت دی جائے۔

برگوس ۲۳ نومبر۔ ہسپانیہ کی باغی حکومت نے ہسپانوی مراکش کے سلطان کو سرکاری طور پر اطلاع دی ہے۔ کہ فرانکو کی گورنمنٹ نے ان عربی ممالک کو داخلی آزادی دیدی ہے جو اس حکومت کے ماتحت ہے۔ حکومت ہسپانیہ کی فوج صرف ہسپانی مراکش اور فرانسیسی مراکش کی سرحدات پر متعین کی جائے۔

لنڈن ۲۳ نومبر۔ کل ہسپانیہ کی صورت حالات پر غور کرنے کے لئے وزرائے برطانیہ کا ایک اجلاس منعقد ہوا۔ اس اجلاس میں مسٹر بالڈون۔ مسٹر چیمبرلین۔ مسٹر ایڈن۔ سر جان سائمن۔ سر سیموئل ہور اور ٹامس انکسپ موجود تھے۔ امید کی جاتی ہے کہ مسٹر ایڈن ہسپانیہ کے متعلق حکومت برطانیہ کی حکمت عملی کے متعلق اب دارالعوام میں بیان دے سکیں گے۔

جموں ۲۳ نومبر۔ معلوم ہوا ہے کہ مسٹر وجاہت حسین وزیر داخلہ جموں وکشمیر کی جگہ جو رخصت پر جارہے ہیں۔ کسی یورپین کو مقرر کیا جائے گا۔ کرنل کالون وزیر اعظم اپنے عہدہ سے سبکدوش ہوکر ریاست جودھپور کی کونسل کے پریذیڈنٹ مقرر کئے جائیں گے۔

لاہور ۲۳ نومبر۔ لاہور ہائی کورٹ نے دہلی اور پنجاب کے سشن ججوں کے نام ایک مراسلہ بھیجا ہے جس میں لکھا ہے کہ آئندہ کسی شخص کو اس وقت تک عرائض نویس مقرر نہ کیا جائے۔ جب تک وہ عرائض نویسی کا امتحان پاس نہ کرے

راولپنڈی ۲۳ نومبر۔ معلوم ہوا ہے۔ ہائی کورٹ پنجاب نے اعلان کیا ہے کہ تمام اضلاع کے سشن جج کسی وکیل کی تجدید لائسنس کی درخواست اس وقت تک منظور نہ کریں جب تک کہ وہ اپنے ضلع کی بار ایسوسی ایشن کا باضابطہ طور پر ممبر نہ بن جائے۔ وکلاء کے ایجنٹوں کے متعلق اعلان میں یہ بھی درج ہے کہ جو منشی تین سال سے کم عرصہ کا تجربہ نہ رکھتا ہوگا۔ اسے کوئی وکیل ملازم نہیں رکھ سکے گا۔

ٹوکیو ۲۳ نومبر۔ جھیل کا بند ٹوٹ جانے سے ۱۲۱۰ آدمیوں کے ہلاک ہونے اور ۲۷۵ کے غائب ہونے کی اطلاع موصول ہوئی تھی۔ اس کے متعلق تازہ اطلاع یہ ہے کہ ۳۰۰ نعشیں مل گئی ہیں۔ اور ۱۸۰ ابھی تک لاپتہ ہیں چھ گاؤں بالکل تباہ ہوگئے۔ اور ۵۲۰ جھونپڑیاں بالکل ناپید ہوگئیں۔

بیت المقدس ۲۳ نومبر۔ معلوم ہوا ہے کہ شرق اردن کے امیر یہاں اس مقصد کے لئے آئے ہیں کہ مجلس عظمیٰ فلسطین کو شاہی کمیشن کے ساتھ اشتراک عمل کرنے کی ترغیب دیں۔

نیروبی ۲۳ نومبر۔ معلوم ہوا ہے کہ کینیا میں ایک تیل کا چشمہ دریافت کیا گیا ہے۔ یہ چشمہ اس قدر بڑا ہے۔ کہ وہ برطانیہ کے ان افریقی مقبوضات کی ضروریات کو پورا کرسکتا ہے۔ جو خط استوا کے جنوب میں واقع ہیں۔

پٹنہ ۲۳ نومبر۔ پٹنہ یونیورسٹی کے سینٹ کے اجلاس میں جو کل منعقد ہوگا اس امر کی ایک قرارداد پیش کی جائے گی کہ میٹرکولیشن کے امتحانوں کے لئے ملکی زبان کو ذریعہ تعلیم قرار دیا جائے۔ ریزولیوشن میں مطالبہ کیا گیا۔ کہ میٹرکولیشن کے امتحان میں انگریزی کے سوا ہر مضمون کے لئے ذریعہ تعلیم وامتحان اردو، ہندی۔ اڑیہ۔ بنگالی۔ یا نیپالی میں سے کوئی ایک زبان مقرر کی جائے۔

امرتسر ۲۳ نومبر۔ گندم ماگھ ۲ روپے ۱۳ آنے ۳ پائی۔ گندم چیت ۲ روپے ۱۴ آنے ۳ پائی۔ گندم ہاڑ ۲ روپے ۱۳ آنے ۳ پائی۔ سونا ۳۶ روپے ۱ آنہ اور چاندی ۵۲ روپے ۸ آنے ہے۔

عبدالرحمٰن قادیانی پرنٹر وپبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھاپا اور دفتر الفضل قادیان سے ہی شائع کیا۔ ایڈیٹر۔ غلام نبی

یکم دسمبر ۱۹۳۶ء یاد رکھو

تحریک جدید کے دوسرے سال کے ختم ہونے میں صرف ایک ہفتہ باقی رہ گیا ہے۔ یعنی آخری تاریخ یکم دسمبر ۱۹۳۶ء ہے ؛

وعدہ کرنے والی جو جماعتیں یا افراد تحریک جدید کا چندہ دفتر محاسب میں یعنی یکم دسمبر ۳۶ء کو داخل کرادیں یا اپنے مقامی ڈاکخانہ میں منی آرڈر یا بیمہ یکم دسمبر ۳۶ء کو دیدیں۔ اور اس منی آرڈر یا بیمہ پر یکم دسمبر ۳۶ء کی مقامی ڈاکخانہ کی مہر ہوگی۔ خواہ وہ قادیان کسی تاریخ کو پہونچے۔ اسے بروقت ادائیگی سمجھا جائیگا۔ پس وعدہ کرنیوالی جماعتیں اور افراد یکم دسمبر ۳۶ء کو منی آرڈر یا بیمہ کردیں۔ تا انکے وعدے بروقت پورے ہوجائیں ؛ (فنانشل سیکرٹری تحریک جدید قادیان)

تبلیغ احمدیت کے لئے احباب اپنے اوقات وقف کریں

حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز نے تحریک جدید کے ضمن میں مخلصین جماعت سے ایک مطالبہ یہ بھی کیا ہے۔ کہ ملازم پیشہ اپنی رخصتیں زمیندار اپنے فارغ ایام اور تجار و صناع کچھ وقت نکال کر تبلیغ کے لئے وقف کریں۔ ابتدائے تحریک میں تو دوستوں نے توجہ فرمائی۔ اور اس کے جوشاندار نتائج نکلے۔ وہ اخبار بین احباب سے مخفی نہیں۔ لیکن آج کل جس گرم جوشی کے ساتھ اس مطالبہ پر لبیک کہنے کی ضرورت ہے۔ اس میں ابھی بہت کسر باقی ہے۔

یہ ایک حقیقت ہے۔ کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا مشن اپنی اشاعت کے لئے ہمارا رہین منت نہیں۔ البتہ ہم ضرور محتاج ہیں۔ اس امر کے کہ خداوند کریم اس مشن کی اشاعت کے لئے ہم کو بھی موقعہ دے۔ اور اس طرح ہم اس کی رضا حاصل کرسکیں۔

اس سلسلے نے پھیلنا ہے۔ اور ضرور پھیلنا ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام سے خداوند قدوس کے جو وعدے ہیں۔ وہ پورے ہوں گے خواہ جلد یا بدیر۔ مگر وائے بدقسمتی ہماری کہ ہم اپنی سستیوں اور غفلتوں کی وجہ سے ان کو پیچھے ڈالیں۔

اس قسم کی تحریکوں کے وقت ہمیشہ نہیں آتے۔ یہ ایک موقعہ ہے۔ جو ہمیں دیا گیا ہے۔ ہمیں اس سے فائدہ اٹھانا چاہیئے۔ اور بڑھ چڑھکر حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ کی آواز پر والہانہ لبیک کہتے ہوئے میدان عمل میں آنا چاہیئے۔ تاکہ ہم حضور کی دعاؤں اور حضرت باری تعالےٰ کے افضال کے وارث بنیں ؛

(انچارج تحریک جدید۔ قادیان)

مَنْ اَنْصَارِیْ اِلَی اللّٰہِ

(رقم فرمودہ حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ)

۱۔ صدر انجمن احمدیہ اس وقت سخت مالی پریشانی میں سے گذر رہی ہے۔ احباب کو چاہیئے۔ اپنے چندوں کی باقاعدہ ادائیگی کی طرف اور اگر بقائے ہوں۔ تو ان کی ادائیگی کی طرف توجہ کریں۔

۲۔ اب تک تحریک جدید کا چندہ گذشتہ سال کی نسبت بہت کم وصول ہؤا ہے۔ حالانکہ وعدہ زیادہ تھا۔ وعدہ کے لحاظ سے دس ہزار کی گذشتہ سال سے کمی ہے۔ حالانکہ مومن کا قدم پیچھے نہیں پڑتا۔ جن دوستوں نے اب تک چندہ ادا نہیں کیا۔ وہ توجہ کریں ؛

۳۔ جو دوست خود ادا کرچکے ہیں۔ یا اکثر حصہ ادا کرچکے ہیں وہ جماعت کے دوسرے دوستوں کو اس طرف توجہ دلائیں۔ لوگ سینما اور کھیلوں کے لئے اپنے ضروری کام چھوڑ دیتے ہیں۔ کیا مومنین خدا تعالےٰ کے کام کے لئے اپنے اوقات کا ایک حصہ خرچ نہ کرینگے۔

۴۔ جن دوستوں کے دل میں اس کام کی خواہش ہو اور انہیں ان بھائیوں کے نام نہ معلوم ہوں۔ جنہوں نے ابھی تک کل یا اکثر چندہ ادا کرنا ہے۔ اپنے علاقہ کی فہرست دفتر تحریک سے منگوالیں ؛

۵۔ اماموں کو چاہیئے۔ خطبات میں ان فرائض کی طرف جماعت کو توجہ دلاتے رہیں ؛

خاکسار: مرزا محمود احمد

کشمیر ریلیف فنڈ کا چندہ جاری رہے

اللہ تعالےٰ کے فضل و کرم سے مسلمانان کشمیر کی بہبودی اور اصلاح کے لئے جو کام سیدنا امیر المومنین حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز نے شروع فرمائے۔ ان کا بیشتر حصہ بدستور جاری ہے۔ اور کچھ عرصہ تک اس کو جاری رکھنے کی ضرورت ہے۔

حضرت امیر المومنین نے ارشاد فرمایا تھا۔ کہ ہر جماعت چندہ کشمیر ریلیف فنڈ اس وقت تک برابر جاری رکھے۔ جب تک کہ حضور کی طرف سے اس کے بند کرنے کا اعلان نہ ہو۔ چونکہ اس وقت تک کوئی ایسا اعلان نہیں ہوا۔ اور کام برابر ہو رہا ہے۔ جس کے لئے روپیہ کی ضرورت ہے۔ مگر اکثر جماعتوں نے کشمیر ریلیف فنڈ کا چندہ بند کردیا ہے۔ حالانکہ کشمیر ریلیف فنڈ کے چندہ کی شرح ایک پائی فی روپیہ ماہوار آمد پر کوئی بڑی بات نہیں۔ اور گو یہ چندہ نفلی ہے۔ مگر ثواب کے لحاظ سے زیادہ قدر و قیمت رکھتا ہے۔ پس ہر جماعت اور اس کے عہدیداران کو یہ نوٹ کرلینا چاہیئے۔ کہ کشمیر ریلیف فنڈ کا چندہ جاری ہے۔ اور ہر احمدی سے باشرح وصول ہونا چاہیئے ؛

(فنانشل سیکرٹری کشمیر ریلیف فنڈ۔ قادیان)

ایک ضروری تصحیح

میرے مضمون میں جس کا عنوان "کیا مسیح موعود علیہ السلام کی وحی وحیٔ نبوت نہ تھی" کے نمبر ۲ میں مولوی محمد حسین صاحب بٹالوی کے نام کی بجائے مولوی محمد علی صاحب کا نام لکھا گیا۔ حالانکہ اس موقعہ پر جو حوالہ دیا گیا ہے۔ اسکے نیچے مولوی محمد حسین صاحب کی کتاب "ریویو مولوی محمد حسین بٹالوی" کا نام بھی درج ہے۔ احباب تصحیح فرمالیں۔ خاکسار محمد صادق ؛

درخواستہائے دعا

مرزا افضل بیگ صاحب قادیان بعارضہ عرق النساء۔ ڈاکٹر محمد شفیع صاحب وٹرنری اسسٹنٹ سرجن کبیر والہ ضلع ملتان بعارضہ سرسام۔ حمید ابن محمد علی خانصاحب اشرف بیرم پور شیخ چراغدین صاحب قصور کی صاحبزادی بابو عبدالکریم صاحب کلرک ڈاکخانہ لاہور کی اہلیہ صاحبہ مولوی محمد صدیق صاحب امرتسری کی والدہ صاحبہ اور نذیر احمد صاحب عابد قادیان کی والدہ صاحبہ بیمار ہیں۔

Digitized by Khilafat Library

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
الفضل
قادیان دارالامان مورخہ ۱۰ رمضان ۱۳۵۵ھ

احرار کے چہرہ سے آریوں نے بھی نقاب اُلٹ دیا

سرکاری پِٹھو ہونے کا ثبوت احراری عدالت میں چل کر لیں

صدر احرار کے اس فقرہ کے متعلق "کہ سوامی دیانند گورنمنٹ کے پِٹھو تھے" اگرچہ "ملاپ" کے اس دعویٰ کو اخبار "پرتاپ" غلط ثابت کر رہا ہے۔ کہ جب تک صدر احرار آریوں سے معافی نہ مانگے۔ کروڑہا ہندوؤں کے دل چھلنی ہوتے رہینگے۔ اور پھر سارے احراریوں کو اس گناہ کا مرتکب سمجھا جائیگا" کیونکہ "پرتاپ" نے اسے معمولی بات اور ناقابل التفات امر سمجھا ہے تاہم "ملاپ" نے سب سے پہلے اور بعد میں اخبار "ہندو" نے احرار کو بے نقاب کرنے کی پوری کوشش کی ہے۔

"ملاپ" نے لکھا تھا۔ کہ "گورنمنٹ کے پِٹھو سوامی دیانند نہیں تھے۔ بلکہ احرار ہیں جو حکومت کے ایماء پر ناچتے رہتے ہیں۔ کبھی قادیان میں کانفرنس کرتے ہیں۔ اور کبھی کشمیر کے خلاف جدوجہد کرتے ہیں۔ میرے پاس اس بات کا ثبوت موجود ہے۔ کہ احراریوں نے سرکاری شہ پر کئی حرکتیں کیں اور صوبہ پنجاب میں تفرقہ بڑھایا۔ اور اگر ضرورت پڑی۔ تو میں ایسے سرکاری پِٹھوؤں کو جو احراری بھی کہلاتے ہیں۔ بے نقاب کر دونگا"

اس پر "احسان" نے بظاہر صدر احرار کی حمایت کرتے ہوئے لیکن در اصل اس کی پردہ دری کرانے کے لئے ملاپ کو یہ "مخلصانہ مشورہ" دیا۔ کہ "وہ مولانا حبیب الرحمٰن سے معافی مانگیں۔ انہوں نے احرار کے خلاف ایک الزام کا ثبوت بھی مہیا کرنے کی زحمت گوارا نہیں کی" اس کا نہایت معقول اور زوردار جواب ملاپ کے لالہ خوشحالچند صاحب نے یہ دیا۔ کہ "میں ہزار بار معافی مانگ لینا۔ لیکن میں نے جو کچھ لکھا تھا پورے غور اور فکر کے بعد لکھا تھا۔ اور اسے سچائی پر مبنی سمجھکر لکھا تھا۔ اس لئے میں اپنے الفاظ واپس لینے کے لئے تیار نہیں ہوں۔ مجھے یہ بھی کہا گیا ہے۔ کہ میں اپنے الفاظ کے ثبوت کے متعلق بھی کچھ لکھوں لیکن اخبارات میں ثبوت لکھ دینے کا مجھے کوئی خاص فائدہ نظر نہیں آتا۔ میں انہیں لکھ دونگا۔ اور احراری ان سے انکار کر دینگے اس لئے بہتر یہ ہوگا۔ کہ کسی سرکاری عدالت میں یا کسی پنچایتی عدالت میں احراری حضرات میرے خلاف دعویٰ دائر کریں۔ اس عدالت کے سامنے میرے پاس جو ثبوت موجود ہیں سا انہیں پیش کر دونگا۔ اور بتادونگا کہ احراریوں کو قادیان میں کانفرنس کرنے کے لئے زمین کس نے دلوائی۔ سہولتیں بہم پہونچانے کا آرڈر کس نے دیا۔ میں پبلک اور مسلمانوں کو یقین دلاتا ہوں۔ کہ اگر یہ باتیں سچ نہ ہوتیں۔ تو میں ہرگز ہرگز ان پر ثابت قدم نہ رہتا۔ فوراً ان کی تردید کرکے اور معافی مانگ کر اپنے ضمیر کو مطمئن کر لیتا۔ لیکن جب میں ان الفاظ کو سچا سمجھتا ہوں۔ تو اب چاہے مجھے کتنا نقصان پہنچے۔ چاہے میرے پران چلے جائیں۔ اس سچائی سے میں قدم پیچھے نہیں ہٹا سکتا۔ اگر احراری لیڈروں میں ہمت ہے تو وہ عدالت میں چلیں اور ثبوت لیں" (ملاپ ۲۰ نومبر)

بات نہایت معقول ہے۔ اور وہ احرار جو سابق سیشن جج گورداسپور مسٹر کھوسلہ کے فیصلہ کو آسمانی وحی سے بھی زیادہ وقعت دے کر جماعت احمدیہ کے خلاف شور مچاتے پھرتے اور بڑے فخر کے ساتھ اسے شائع کرتے رہتے ہیں۔ حالانکہ عدالت عالیہ نے اس کے پرزے پرزے بکھیر دیئے ہیں۔ کوئی وجہ نہیں۔ کہ "ملاپ" کے مہاشہ خوشحال چند صاحب کے اس پیش کردہ طریق کو قبول نہ کریں۔ ورنہ اس میں کیا شک ہو سکتا ہے کہ "ملاپ" نے جو کچھ لکھا۔ اس کے حرف بحرف صحیح ہونے سے احرار کو بھی انکار نہیں۔ اور وہ یہ ہے۔ کہ احرار نے بعض حکام کے پِٹھو بن کر قادیان میں کانفرنس کی۔ ان کے آلہ کار بن کر جماعت احمدیہ کے خلاف فتنہ و فساد پھیلانے میں مصروف ہوئے۔ اور سرکاری حکام نے ان کے لئے ہر قسم کی سہولتیں اور آسانیاں بہم پہونچائیں "احسان" جس نے "ملاپ" کو اس بناء پر معافی مانگنے کا مشورہ دیا تھا۔ کہ اس نے احرار کے سرکاری پِٹھو ہونیکا دعوےٰ تو کیا۔ مگر کوئی ثبوت نہیں دیا۔ اسے بھی چاہیئے۔ کہ اگر سرکاری عدالت میں نہیں۔ تو کم از کم کسی پنچایتی عدالت میں احرار کو جانے کا ضرور مشورہ دے۔ تا کہ وہ الزام جو اس کے نزدیک بھی "نہایت سنگین" ہے۔ اس کی حقیقت کھل جائے۔

"ملاپ" کے علاوہ "ہندو" (۲۱ نومبر) نے بھی بات بالکل صفائی کے ساتھ کہدی ہے چنانچہ لکھا ہے:۔ "الفضل کو یقین رہے۔ کہ احراریوں کی جماعت کو ہم تفرقہ پیدا کرنیوالا اور جھگڑے کھڑے کرنیوالا سمجھتے ہیں جیسا کہ وہ خود سمجھتا ہے۔ ہم نے الفضل کے جس حصہ کا جواب دیا تھا۔ وہ فوری آزادی چاہنے والے ہندوؤں کا خیال تھا۔ اس کے یہ معنے نہیں کہ تمام ہندو احرار کو غلطیوں سے مبرا اور محب الوطن جانتے ہیں۔ احراری جماعت کے لیڈر ایسے ملا اور مولوی ہیں جن کو بدھ کا وزن نہیں آتا۔ انہوں نے غلط یا صحیح اچھے یا بُرے آدمیوں کی ایک پارٹی قائم کر لی ہے اور وہ جگہ جگہ ہندوؤں سے مسلمانوں کو متنفر کرکے مسلمانوں سے داد حاصل کرنے کے متمنی ہیں اور مرزائیوں کے خلاف عام مسلمانوں کو بھڑکا کر اپنی اسلام پرستی کا ثبوت دیتے ہیں۔ یہی حال احراریوں کا وطن کے معاملہ میں ہے مسلمانوں کے زمیندار طبقہ کو رجعت پسند اور سرکاری آدمی کہکر قوم پرست بن جاتے ہیں حقیقت یہ ہے۔ کہ احرار کچھ نہ یہ ہیں اور نہ وہ بلکہ چند جھوٹی شہرت کے دلدادہ اور جاہ و منصب کے خواہشمند دوستوں کا ایک گروہ ہے جو پنجاب کی سیاست میں ہر پہلو سے ٹانگ اڑاتا ہے۔ نہ وہ خود کچھ ہے۔ اور نہ کچھ بننے دیتا ہے۔"

اس نقاب کشائی کے بعد کسی آریہ کو احرار کی حقیقت سمجھنے میں اب کوئی مشکل نہیں پیش آسکتی۔ اور اب بھی جو آریہ کسی نہ کسی رنگ میں احرار کی امداد کرتے اور ان کی پیٹھ ٹھونکتے ہیں۔ وہ مہاشے پرتاپ کے زمرہ سے ہی ہو سکتے ہیں۔

مصری وفد کی ترکِ تمام شد

کچھ عرصہ سے یہ افواہ پھیلی ہوئی تھی۔ کہ علماء مصر کا ایک وفد بڑے اہتمام کے ساتھ ہندوستان میں اس لئے آنیوالا ہے۔ کہ اچھوت اقوام کے لوگوں کو مسلمان بنائے اور وہ اس مقصد کے لئے بہت بڑی رقم فراہم کرنے میں کامیاب ہوگیا ہے۔ اور حال میں تو بعض مسلمان اخبارات نے یہ بھی لکھا تھا۔ کہ وفد روانہ ہو گیا ہے۔ اور اس کے ساتھ ہی اس کا پروگرام بھی شائع کر دیا تھا۔ لیکن اب معلوم ہوا ہے۔ کہ اس وفد نے ہندوستان آنیکا ارادہ ترک کر دیا ہے۔ اور ایسا ہی ہونا ضروری بھی تھا۔ جو لوگ اپنے ملک میں نہ صرف تبلیغ اسلام سے ناواقف ہیں بلکہ علماء کہلا کر احکام اسلام کی کھلم کھلا خلاف ورزی کرتے ہیں۔ ان کا تبلیغ اسلام کے نام سے ہندوستان آنا کچھ معنی نہیں رکھتا تھا۔

Digitized by Khilafat Library

ذکر و فکر

قرآن مجید کے بطون

پہلے سمجھے تھے کہ موسےٰ کا عصا ہے فرقاں
پھر جو دیکھا تو ہر اک لفظ مسیحا نکلا

حضرت میر محمد اسمٰعیل صاحب کے قلم سے

تین سوالات

مکرمی۔۔۔ السلام علیکم۔ مہربانی فرماکر مطلع فرمائیں۔ کہ قرآن کے بطن سے کیا مراد ہے۔ جیسا کہ آپ نے کئی مضمونوں میں لکھا ہے اور کیا ہم ہر ایک معنے جو کوئی بیان کرے قبول کر لیا کریں۔ دوسرے مہربانی فرماکر صلوٰۃ وسطیٰ پر کچھ روشنی ڈالیں۔ تیسرے میرے گھر میں اب بیمار رہتی ہیں مگر گزشتہ پانچ سال کا تجربہ یہ ہے۔ کہ جب روزے رکھتے ہیں۔ تو پانچ چھ روزوں کے بعد وہ ہمیشہ بیمار پڑ جاتے ہیں۔ امسال بھی ان کو روزے رکھنے پر اصرار ہے۔ اور کہتی ہیں۔ کہ میں مریض نہیں ہوں۔ جب مریض ہو جاؤں گی۔ تو پھر قرآن کے حکم کے مطابق روزہ چھوڑ دوں گی۔ کیا کوئی سند ڈاکٹری یا سند قرآنی اس بارہ میں مل سکتی ہے۔ کہ جو تندرست ہو۔ مگر چند روزوں کے بعد بیمار ہو جایا کرتا ہو۔ اس کے لئے صاف ممانعت کہاں ہے۔ ممنون ہوں گا۔ والسلام

خاکسار۔۔۔۔۔۔

بیمار اور روزہ

عزیز مکرم۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ۔ چونکہ بطن قرآن کا مضمون لمبا ہو جائیگا اس لئے پہلے روزے کی بابت عرض کر دیتا ہوں:۔ آپ اُن سے کہدیں۔ کہ تین حکم ہیں جن کے ماتحت ان کو روزہ نہیں رکھنا چاہیئے (یہ فتوے نہیں ہے۔ فتوے محکمہ افتا سے حاصل کریں)

(اوّل) خود من کان منکم مریضاً او علیٰ سفرٍ والا حکم۔ کہ بیمار روزہ نہ رکھے یہ بات بالکل عقل کے موافق ہے۔ کہ وہ شخص جو اور تندرستوں کی طرح روزہ نہ رکھ سکتا ہو۔ بلکہ بظاہر تندرست ہو۔ مگر ہر دفعہ پانچ چھ روزوں کے بعد سخت بیمار ہو جاتا ہو۔ وہ مریض ہے۔ اگرچہ اس کو اس کا احساس نہ ہو۔ اگر اس کے اندر بیماری نہیں ہے۔ تو ہمیشہ روزہ رکھتے ہی پانچ چھ دن بعد وہ کیوں بار بار بیمار ہوتا ہے۔ اس کو یہ سمجھ لینا چاہیئے۔ کہ میرے اندر ایک مرض موجود ہے۔ یعنی وہی مرض جو روزوں کے پانچ چھ دن بعد ظاہر ہوتا ہے۔ اور بغیر روزوں کے مخفی رہتا ہے۔ غالباً ان کو اس بات سے انکار نہ ہوگا۔ کہ کوئی بیماری تو ان کے اندر پوشیدہ ہے۔ جو روزوں سے فوراً باہر نکل آتی ہے۔ ان کو وہ بیماری پانچ تاریخ رمضان کو محسوس ہوتی ہے۔ مگر ڈاکٹر یا تجربہ کار عقلمند انسان اس کو پانچ روز پہلے دیکھ لیتا ہے۔ بس ذرا اظہار کا یہی فرق ہے۔ ورنہ غالباً وہ تسلیم کرلینگی کہ وہ تندرست نہیں ہیں۔ بلکہ بیماری کیلئے ان کے بدن کے اندر ہے۔ صرف روزوں سے ایسی نمایاں ہو جاتی ہے۔ کہ پھر وہ روزوں کے ناقابل ہو جاتی ہیں۔ پس وہ ہماری اصطلاح میں **مریض زمانہ مستقبل** نہیں ہیں۔ بلکہ **مریض زمانہ حال** ہیں۔ اور اس لئے ان کو روزہ رکھنا ناجائز ہے۔ یہ تو ہے ڈاکٹری سند ممانعت صوم کی۔

(دوم) دوسری سند یہ ہے۔ کہ اللہ تعالیٰ نے ایک عمومی حکم دے رکھا ہے کہ لا تلقوا بایدیکم الی التھلکۃ۔ یعنی اپنے ہاتھوں اپنی ہلاکت کے سامان نہ پیدا کرو۔ سو اگر کچھ روزوں کے بعد کوئی سخت بیماری ہمیشہ پیدا ہو جاتی ہو تو جان بوجھ کر ہلاکت میں نہیں پڑنا چاہیئے۔ ہاں یہ تجربہ ہو سکتا ہے۔ کہ بجائے پانچ روزے مسلسل رکھنے کے ایک روزہ رکھ لیا پھر ایک چھوڑ دیا۔ یا ایسے ہی کچھ تجربات احتیاط اور خیال اور غور سے کرلئے اور پھر پتہ لگا لیا۔ کہ کس طرح یہ ہو سکتا ہے۔ کہ کچھ روزے بھی ہو جائیں اور بیماری بھی نہ ظاہر ہو۔ مگر ایسے تجربے ایسی عورت کر سکتی ہے۔ جو خود ڈاکٹر ہو یا جس کا کوئی ڈاکٹر محرم رشتہ دار ہو۔ ورنہ عام طور پر عورتیں خود ایسے باریک تجربات نہیں کر سکتیں۔ سو یہ سند ہے ممانعت کی خود ڈاکٹروں کے لئے۔

(تیسرے) اب میں آپ کی مرضی کے مطابق ایک حکم قرآن مجید سے پیش کر دیتا ہوں۔ جو میری کمزور عقل کے موافق اس امر میں تسلی بخش ہدایت ہے۔ اور وہ یہ آیت ہے۔ **قولٌ معروفٌ ومغفرۃٌ خیرٌ من صدقۃٍ یتبعھا اذًی واللہ غنیٌ حلیم** یعنی کسی سے نیکی کی بات کہدینا یا کسی کے قصور سے چشم پوشی کرنا۔ ایسی نیکی سے بہتر ہے جس کے بعد آدمی بیمار ہو جایا کرے۔ سو اگر روزوں کی نیکی کے بعد کوئی شخص ضرور بیمار ہو جاتا ہو۔ تو اس کی عبادت یہی ہے۔ کہ روزے چھوڑ دے۔ اور دوسری قسم کے نیک اعمال ایسے کرنے شروع کردے جن سے بیماری نہ پیدا ہوتی ہو یہ آیت ہر ایسی بیماری پر حاوی ہے۔ جو کسی نیکی کی وجہ سے پیدا ہو جاتی ہو۔ یا زیادہ ہو جاتی ہو۔ مثلاً پڑھنے یا سرجھکانے سے نزلہ ہو جاتا ہو۔ تو سجدہ کرنا یا قرآن مجید ناظرہ پڑھنا بند کردے۔ اور اشارہ سے سجدہ کر لیا کرے۔ اور قرآن مجید کسی دوسرے سے سن لیا کرے۔ جب تک آرام نہ آجائے یا ٹانگ میں درد ہو۔ یا ہو جاتا ہو۔ تو کھڑے ہو کر نماز پڑھنا ترک کردے۔ ایسے لوگ اشارے سے نماز پڑھ سکتے ہیں۔ یا بیٹھ کر نماز ادا کر سکتے ہیں۔ کیونکہ اذیٰ کے معنے بیماری کے بھی ہیں۔ جیسے او بہٖ اذًی من راسہٖ۔ پھر آخر میں فرمایا۔ کہ یہ حکم اس لئے ہے۔ کہ اللہ تعالیٰ غنی اور حلیم ہے۔ اسے تمہاری عبادتوں کی تو پرواہ نہیں۔ نہ ضرورت ہے البتہ ان حالتوں میں اس کا حلم اور شفقت اس بات کی متقاضی ہیں۔ کہ وہ تم کو شفقت میں پڑنے سے روک دے۔ سو یہاں مسئلہ کا ذکر بھی آگیا۔ اور اس آیت کا ایک بطن بھی ظاہر ہو گیا۔ سو یہ سند ہے آپ کے لئے۔

بطن کی تعریف

بطن کے معنے یہی ہیں۔ کہ ظاہری معنوں کے علاوہ دوسرے معنے جو اس لفظ یا آیت سے نکل سکتے ہوں۔ مگر چند شرائط کے ساتھ۔ ورنہ پھر اباحت کا دروازہ کھل جائے گا۔ اور ہر شخص جو چاہے گا۔ وہ معنے کر دیا کریگا۔ ان میں سے بعض شرائط یہ ہیں:۔

۱۔ وہ معنے قرآن مجید کی محکمات کے مخالف نہ ہوں۔

۲۔ وہ معنے خدا تعالیٰ کی پاک صفات یا انبیاء کی شان یا اسلام کی مشہور تعلیم کے مخالف نظر نہ آتے ہوں۔

۳۔ وہ معنے تعامل اسلام کے مخالف نہ ہوں۔

۴۔ خود آیت کے الفاظ ان معنوں کے متحمل ہوں۔

۵۔ قرآن مجید کا فہم رکھنے والے لوگوں کے وجدان کے مخالف نہ ہوں۔ کیونکہ مطہر نفوس کو معارف قرآنی سے خاص مناسبت ہوتی ہے۔ مثلاً فرمودہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم۔ یا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام یا حضرت خلیفۃ المسیح علیہما السلام کے مخالف نہ ہوں۔

ان باتوں کا خیال رکھتے ہوئے اگر کسی لفظ کے کئی کئی بطن یعنی ظاہری کے سوا دوسرے معنی (جیسے کہ ابھی مثال سے واضح کروں گا) لئے جائیں تو جائز ہیں۔ اور وہ سراسر برکت ہیں۔ کیونکہ کلام الٰہی کے معانی لا انتہا ہیں اور غیر محدود ہیں اور غیر محدود زمانہ تک چلتے ہیں۔ لیجئے اب نہ صرف صلوٰۃ وسطیٰ کے معنی بیان کر دیتا ہوں۔ بلکہ ساتھ ہی اس کے کئی بطن بھی۔ تاکہ ایک ہی عبارت سے آپ کے دونوں سوال حل ہو جائیں:۔

پہلے اور ظاہری معنے صلوٰۃ وسطیٰ کے عصر کی نماز

آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے۔ کہ صلوٰۃ وسطیٰ عصر کی نماز ہے۔ بس آپؐ کا فرمودہ پتھر کی لکیر ہے۔ اور ظاہر معنے یہی ہیں جن سے کسی کو انحراف نہیں کرنا چاہیئے اور سب سے پہلے یہی معنے پیش کرنے چاہئیں۔

Digitized by Khilafat Library

دوسرے معنے جو نماز کام کے اندر آجائے

بعض لوگوں نے یہ معنے کئے ہیں۔ کہ جو نماز بھی کاموں کے اندر آجائے۔ اور اس وجہ سے اس کے ضائع ہونے کا خوف ہو۔ مثلاً دوکانداروں کے لئے عصر کی نماز۔ دفتروں والوں کے لئے ظہر کی نماز۔ بعض ریلوے کے ملازموں کے لئے ایسی نمازیں جس وقت ان کے کام اور ڈیوٹی کا وقت ہو۔ غرض ہر نماز وسطیٰ ہے۔ ہر شخص کے لئے اس کی مصروفیت کے اوقات کے لحاظ سے۔ کیونکہ کسی کا کام صبح کے وقت ہوتا ہے۔ کسی کا دوپہر کے وقت۔ کسی کا مغرب کے وقت۔ کسی کا سوتے وقت۔ پس ہر شخص دیکھ لے کہ میری کونسی نماز خطرہ میں ہے۔ اسی کی خاص حفاظت کرے۔

تیسرے معنے صبح کی نماز

یہ اس طرح کہ اسلامی دن مغرب کے وقت سے شروع ہوتا ہے۔ اور دوسرے دن غروب آفتاب کے وقت ختم ہوتا ہے اس لئے مغرب کی نماز پہلی نماز۔ اور عشا کی دوسری۔ اور فجر کی تیسری۔ یعنی درمیانی۔ اور ظہر کی چوتھی۔ اور عصر کی پانچویں ہوئی۔ لہٰذا درمیانی یعنی وسطیٰ نماز صبح کی ہوئی۔ پس فجر کی نماز کی زیادہ تاکید ہے۔ بہ نسبت دوسری نمازوں کے۔

چوتھے معنے۔ ظہر کی نماز

یہ اس طرح۔ کہ دن کے وسط میں یہ نماز پڑھی جاتی ہے۔

پانچویں معنے۔ مغرب کی نماز

یہ اس طرح۔ کہ عموماً کاروباری لوگ دن کو سورج نکلنے سے شروع کرتے ہیں اس لحاظ سے بعد طلوع آفتاب پہلی نماز ظہر کی۔ دوسری عصر کی اور تیسری یعنی وسطیٰ مغرب کی ہوئی۔

چھٹے معنے۔ عشاء کی نماز

وہ اس طرح کہ رات کی تین نمازیں فرض ہیں۔ مغرب۔ عشا۔ اور فجر کی نمازیں ان کی درمیانی عشاء کی نماز ہوئی۔ اس لئے وہ رات کی نمازوں میں وسطیٰ ہے۔

غرض اس طرح پانچوں نمازیں آگئیں یا ہر شخص کے کام اور حالات کے مطابق وہ نماز جو اس کے کام کے وقتوں میں آپڑے۔ اور اس کے ضائع ہونے کا ڈر ہو۔ یہاں تک تو وہ بطن تھے۔ جو ہم نے لوگوں سے سُنے تھے اب آپ کو بعض وہ بطن بھی بتاتا ہوں جو عام طور پر مشہور نہیں ہیں۔

ساتویں معنے۔ فرض نماز

مجھے اپنے ذوق کے مطابق یہ بطن سب سے زیادہ پسند ہے۔ یعنی ساری نمازیں یعنی سنتیں۔ نوافل اور وتر توجہ سے پڑھو۔ اور سب کی حفاظت کرو۔ مگر جو ان کا درمیانی حصہ ہے۔ یعنی فرائض ان کی خصوصاً حفاظت کرو۔ کیونکہ وہ ہر نماز کا اصل ہے۔ اور عموماً یوں بھی وہ درمیان میں ہوتا ہے۔ اور اس کے اردگرد سنتیں یا نوافل ہوتے ہیں۔ مثلاً ظہر کے فرائض سے ادھر چار سنتیں ہیں۔ اور دوسری طرف دو سنتیں۔ اور فرض درمیان میں ہیں۔ سو مرکزی نماز ہر صلوٰۃ کی اس کے فرائض ہیں۔ مگر اس کے سوا ان معانی کے اور بھی زبردست قرائن موجود ہیں۔ کیونکہ پوری آیت یہ ہے حَافِظُوْا عَلَى الصَّلَوٰتِ وَالصَّلٰوةِ الْوُسْطٰى وَقُوْمُوْا لِلّٰهِ قٰنِتِيْنَ ۔ فَاِنْ خِفْتُمْ فَرِجَالًا اَوْ رُكْبَانًا فَاِذَآ اَمِنْتُمْ فَاذْكُرُوا اللّٰهَ كَمَا عَلَّمَكُمْ مَّا لَمْ تَكُوْنُوْا تَعْلَمُوْنَ ۔ یعنی سب نمازوں کی حفاظت کرو۔ خصوصاً۔ درمیانی نماز کی اور سب کھڑے ہو جاؤ اللہ کے لئے فرمانبردار ہو کر۔ یا دُعا کرتے ہوئے۔ لیکن اگر خوف کا مقام ہو۔ تو پیادہ پا یا سوار ہونے کی حالت میں ہی یہ نماز ادا کر لیا کرو۔ اور خوف جاتا رہے۔ تو جو مشہور طریقہ ہے۔ پھر اسی طرح پڑھا کرو۔

اس جگہ ایک زبردست قرینہ فرض نماز کا قوموا للہ قانتین کا ہے۔ یعنی وسطیٰ وہ نماز ہے جسے لوگ مل کر باجماعت ادا کرتے ہیں۔ اور وہ فرائض ہیں۔ دوسرا اس سے زیادہ زبردست قرینہ یہ ہے۔ کہ اگر تم پر کوئی خوف ہو۔ مثلاً جنگ یا سفر تو پھر پیدل چلتے ہوئے یا سواری پر ہی یہ نماز ادا کر لیا کرو۔

اب دیکھو۔ کہ خوف اور جنگ میں سواری پر (مثلاً ریل میں) یا پیدل صرف فرض نماز ہی پڑھی جاتی ہے۔ سنتیں اور نوافل سب معاف ہو جاتے ہیں۔ اس لئے بالکل واضح ہو گیا۔ کہ صلوٰۃ وسطیٰ نمازوں کا وہ حصہ ہے۔ جو ان کے درمیان واقع ہوتا ہے۔ اور اُسے لوگ باجماعت ادا کرتے ہیں۔ اور وہ نماز ایسی ضروری ہوتی ہے۔ کہ جنگ اور خوف اور سفر کے اوقات میں بھی اُسے پڑھنا پڑتا ہے۔ خواہ پیدل چلتے چلتے خواہ سواری پر۔ اور واقعی فرائض کی یہی شان ہے۔

آٹھویں۔ صلوٰۃ وسطیٰ خدا کی خاص رحمت کا نام ہے۔

اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے۔ کہ وَلَنَبْلُوَنَّكُمْ بِشَيْءٍ مِّنَ الْخَوْفِ وَالْجُوْعِ وَنَقْصٍ مِّنَ الْاَمْوَالِ وَالْاَنْفُسِ وَالثَّمَرٰتِ وَبَشِّرِ الصّٰبِرِيْنَ الَّذِيْنَ اِذَآ اَصَابَتْهُمْ مُّصِيْبَةٌ قَالُوْٓا اِنَّا لِلّٰهِ وَاِنَّآ اِلَيْهِ رٰجِعُوْنَ اُولٰٓئِكَ عَلَيْهِمْ صَلَوٰتٌ مِّنْ رَّبِّهِمْ وَرَحْمَةٌ ۔ یعنی ہم تمہارا کچھ نقصان کر کے تمہارا امتحانِ ایمان و محبت لیا کریں گے۔ اور جو لوگ اس امتحان میں پاس ہو جائیں گے۔ ان پر ہماری خاص رحمتیں نازل ہونگی پس اس آیت میں صلوٰۃ وسطیٰ کے یہ معنے ہوئے۔ کہ خدا کی عام رحمتیں بھی حاصل کرنے کی کوششیں کرتے رہو۔ مگر ابتلاؤں میں پاس ہو کر خاص رحمتوں کے انعام کے لئے ہر وقت متوجہ۔ اور ہر وقت تیار رہو۔

نویں۔ صلوٰۃ وسطیٰ سے مراد مساجد ہیں

قرآن مجید میں سورۂ حج میں آیا ہے کہ لَوْلَا دَفْعُ اللّٰهِ النَّاسَ بَعْضَهُمْ بِبَعْضٍ لَّهُدِّمَتْ صَوَامِعُ وَبِيَعٌ وَّصَلَوٰتٌ وَّمَسٰجِدُ يُذْكَرُ فِيْهَا اسْمُ اللّٰهِ كَثِيْرًا ۔ الآیہ۔ یعنی مسلمانوں پر جہاد اس لئے بھی فرض کیا گیا ہے۔ کہ درویشوں کے حجرے اور گرجا اور ہیکلیں اور مسجدیں جو لوگ تعصب مذہبی کی وجہ سے ایک دوسرے کی گراتے پھرتے ہیں۔ اس ظلم کا سدباب ہو۔ اور دین کے معاملہ میں جبر نہ رہے۔

اس لئے اس آیت کے معنے یہ ہوئے کہ مسلمانوں کا فرض ہے۔ کہ تمام غیر مذاہب والوں کے معابد کی حفاظت ضرور کریں۔ مگر خاص کر مساجد کی حفاظت۔ جن میں اللہ کا ذکر سب معبدوں سے زیادہ ہوتا ہے۔

دسویں۔ صلوٰۃ وسطیٰ سے مُراد رسول کی دُعا ہے

یہ معنی سورہ توبہ کی "صلوات الرسول" سے ثابت ہیں۔ اور ان لوگوں کے لئے مخصوص ہیں۔ جو رسولِ خدا کی رضامندی اور دعا لینے کے لئے اس کی ہدایت کے موافق چندے دیتے ہیں۔ ومن الاعراب من یومن باللہ والیوم الآخر ویتخذ ما ینفق قربٰت عند اللہ وصلوات الرسول... غفور رحیم اب اس آیت کے معنے یہ ہوئے۔ کہ تم مالی نیکی سب لوگوں کے ساتھ کرو۔ سارے جہان کی دُعائیں لو مگر تمہارے لئے سب سے اعلیٰ وہ دُعا ہے جو رسول یا اس کا جانشین تمہارے لئے اس وقت کرتا ہے۔ جب تم اپنے چندے پُورے دیتے ہو۔ اور ضروری تحریکات پر فوراً لبیک کہتے ہو۔ پس خاص طور پر اس دُعا کو حاصل کرو۔ کیونکہ یہ قربِ الٰہی کا یقینی ذریعہ ہے۔ اور یہ دُعا ان صلواتک سکن لہم والی دُعا ہے۔

گیارھویں صلوٰۃ وسطیٰ سے مُراد مغزِ نماز کا حاصل کرلینا ہے۔

کیونکہ نماز کا اصلی اثر یہ ہے۔ کہ ان الصلوٰۃ تنھٰی عن الفحشاء والمنکر۔ نماز ہر بے حیائی اور ہر گناہ سے روکتی ہے پس تم تمام ان فوائد کو جو نمازوں سے حاصل ہوتے ہیں۔ حاصل کرو۔ مگر جو اصلی فائدہ اور اس کا اصلی مغز ہے۔ وہ ضرور حاصل کرو۔ اور وہ یہ کہ تمہاری نمازوں کے اثر سے تم میں سے سب بے حیائیاں اور سب گناہ دُور ہو جائیں۔ ورنہ سمجھ لو۔ کہ صلوٰۃ وسطیٰ تم کو نصیب نہیں ہوئی۔

بارھویں صلوٰۃ وسطیٰ سے مُراد جمعہ کی نماز ہے

یہ اذا نودی للصلوٰۃ من یوم الجمعۃ فاسعوا الیٰ ذکر اللہ وذروا البیع والی تاکیدی صلوٰۃ وسطیٰ ہے۔ اور اس کی فضیلت دوسری نمازوں پر قرآن اور حدیث سے ظاہر ہے یعنی ساتوں دنوں کی نمازیں خوب سنوار کر پڑھو۔ مگر ان سات دنوں میں جو ایک نماز آتی ہے یعنی جُمعہ کی نماز۔ اس کی خاص طور پر حفاظت کرو۔ ورنہ بہت نقصان ہوگا۔ اور ایک جمعہ کی ارادی غیر حاضری چوتھائی دل کو سیاہ کر دے گی۔

Digitized by Khilafat Library

تیرھویں۔ صلوٰۃ وسطیٰ سے مراد دل کی توجہ سے پڑھی ہوئی نماز ہے

یہ اس طرح کہ خود نماز کے بھی ہاتھ پیر اور جسم اور جان ہے جس طرح انسان کے ہاتھ پیر اور جسم اور جان ہوتے ہیں۔ پس نماز کے سارے ظاہری ارکان کو درست طور سے ادا کرو۔ مگر اس سے بڑھکر یہ کہ دل کی توجہ بھی ساتھ ہو۔ ورنہ نماز جسد بے روح اور قالب بے دل رہیگی۔ اسی لئے تو نماز کو شروع کرتے ہی یہ دعا مانگی جاتی ہے کہ انی وجھت وجھی للذی فطر السموٰت والارض حنیفًا وما انا من المشرکین یعنی میں نے اپنی کامل توجہ یکرخ ہو کر اس اکیلے خدا کی طرف پھیر دی ہے۔ جو تمام مخلوقات کا خالق ہے۔ اور میری توجہ ذرا بھر بھی اس کی کسی مخلوق کی طرف نہیں ہے کیونکہ یہ شرک ہے۔

چودھویں معنے۔ تہجد کی نماز

یعنی سب نمازوں کی حفاظت کرو۔ مگر ایک نماز جو رات کے درمیان میں آتی ہے۔ وہ نہ بھول جانا۔ وہ سب سے زیادہ تزکیہ نفس کے لئے مفید ہے۔ کیونکہ وہ ھی اشد وطئًا واقوم قیلًا ہے اور وہ وہی ہے۔ جس کی بابت کہا گیا ہے کہ ان ربک یعلم انک تقوم ادنیٰ من ثلثی اللیل ونصفہ وثلثہ اور وہ خاص تاثیر مقام محمود کی طرف لے جانے کی رکھتی ہے۔ اور نفس کی آلائشیں صاف کرتی ہے۔ اور انسان کو مطہر بناتی ہے۔

پندرھویں معنے۔ سورۂ فاتحہ

اب ہم صلوٰۃ کے دوسرے معنے یعنی دُعا کے لینگے۔ پھر اس آیت کے معنے ہوئے کہ تم تمام دعائیں جو قرآن میں بتائی گئی ہیں ہمیشہ مانگا کرو۔ مگر ایک مرکزی دعا ہے اس کو خصوصًا مضبوط پکڑو۔ اور وہ سب کو معلوم ہے۔ کہ سورۂ فاتحہ ہے۔

سولھویں معنے۔ خاص درود آنحضرت پر

اب یہاں ہم معنے صلوٰۃ کے درود کے لینگے کیونکہ قرآن مجید میں بھی صلوٰۃ کے معنے درود شریف کے آئے ہیں۔ اس لئے اس آیت کے یہ معنے ہوئے۔ کہ ہر قسم کے درود جو آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے بتائے ہیں۔ وہ سب آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم پر پڑھا کرو۔ اور باقاعدہ اور ہمیشہ حضور صلے اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجا کرو۔ مگر مرکزی درود کی ضرور حفاظت رکھنا اور وہ مرکزی درود کیا ہے۔ وہ وہ درود ہے۔ جو نمازوں کے اندر پڑھنے کے لئے بتایا گیا ہے۔ یعنی اللھم صل علیٰ محمد وعلیٰ آل محمد کما صلیت علیٰ ابراھیم وعلیٰ آل ابراھیم انک حمید مجید۔ اللھم بارک علیٰ محمد وعلیٰ آل محمد کما بارکت علیٰ ابراھیم وعلیٰ آل ابراھیم انک حمید مجید۔ سو یہ وہ مبارک درود ہے۔ جس کی خاص طور پر حفاظت چاہیئے۔ کیونکہ اس کو وہ درجہ حاصل ہے۔ کہ یہ نمازوں کے اندر والا درود ہے اور باقی تمام درودوں سے فضیلت رکھتا ہے۔ سو اپنی نمازوں کو درود سے مزین کرو۔ جو درود نمازوں والا ہے۔ اسے اور باقی سب درودوں کی نسبت زیادہ پڑھا کرو۔ تلک عشرۃ کاملۃ۔ (یعنی دس بطن)

مگر ان معنوں کے علاوہ بھی اور معنے ہیں جو زیادہ باریک ہیں اور اخبار کے صفحے ان کے متحمل نہیں ہوسکتے۔ مثلًا مجملًا میں یہ کہہ سکتا ہوں۔ خود سورۂ فاتحہ جو سات آیتوں کی سورۃ ہے اس کی ہر آیت بطور خود ایک دُعا ہے۔ اور پھر اس کی مرکزی آیت مالک یوم الدین ہے۔ یہ سورۂ فاتحہ کی صلوٰۃ وسطیٰ ہے مگر اس کا بیان بڑا وقت لیگا۔ کہ یہ صفت باری تعالےٰ کی کیسی عجیب تجلیاں انسان کے لئے رکھتی ہے۔ اور آخری درجہ ہے صفات باری کے کمالات و تجلیات کا........

ان معنوں کے علاوہ اور بہت سے معنے ہیں۔ جو آئندہ زمانوں میں کھلتے رہینگے یعنی اس دنیا میں بھی اور آخرت میں بھی اور پھر جو علم خود اللہ تعالےٰ کو ہے اس کی کسی کو خبر نہیں سوائے اس کی اپنی ذات کے سو یہ ہے ایک فقرہ کے ایک ظاہر معنے اور بہت سے بطن ہونیکا نمونہ۔ اسی طرح آیات کے معانی ہوتے ہیں۔ کہ انکے بطون کئی کئی ہوتے ہیں۔ اور سب درست ہوتے ہیں۔ اور کسی موقعہ یا زمانہ یا کسی شخص کے مناسب حال کوئی معنے ہوتے ہیں۔ اور دوسرے موقعہ یا دوسرے زمانہ یا دوسرے شخص کے حال کے مطابق دوسرے معنے

اصل حقیقت

اصل بات یہ ہے۔ کہ ہم لوگوں نے کلام اللہ کی عظمت کو دیکھا ہی نہیں۔ جب خدا کا کلام دنیا میں اترتا ہے۔ تو پھر وہ اللہ تعالےٰ کی دوسری مخلوقات کی طرح دائمی ہوتا ہے۔ بلکہ دُنیا سے آگے آخرت میں بھی جائیگا کیا ہم کو یہ نظر نہیں آتا۔ کہ ایک سیب کا درخت جب دنیا میں نازل ہو۔ تو قیامت تک اس کا سلسلہ چلے اور ہمیشہ وہ پھل اور پھول نسلًا بعد نسلٍ دیتا رہے مگر کلام الٰہی صرف ایک معنے دے کر گویا مرجائے اور منسوخ ہو جائے۔ اگر یہ بات ہے۔ تو ایک سیب کا درخت قرآن مجید کی ایک آیت سے زیادہ مفید ہوا۔ کیونکہ اس کا فیضان قیامت تک جاری ہے مگر متلو کلام الٰہی کے ایک معنے ایک زمانہ میں ہو کر ختم ہو گئے۔ اور وہ مردہ ہو گیا!!! سو یہ عقیدہ غلط ہے۔ زندہ خدا کا زندہ کلام ہمیشہ زندہ ہے۔ اور زندہ رہے گا۔ اور جو بات اس میں مذکور ہے۔ وہ ہمیشہ دنیا میں بار بار ہوتی رہے گی۔ مثلًا خدا تعالےٰ نے فرمایا کہ ہم نے آدم کو بنایا۔ اور اسے ایک جنت میں رکھا اور اسے شیطان یا عورت کے فتنہ کی وجہ سے ایک تکلیف پہنچی۔ سو یہ معاملہ ہر بڑے چھوٹے انسان پر ہر زمانہ میں گذرتا ہے اور گذرتا رہیگا تبھی تو یہ آیت زندہ ہے۔ ورنہ مرجاتی۔ اگر قرآن نے کہا ہے۔ کہ یوسف ایک پیغمبر تھا۔ اور آئندہ بھی یوسف اس امت میں آئے گا۔ تو جب ہمیں معلوم ہو گیا۔ کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم وہ یوسف تھے۔ اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم فوت ہو گئے۔ تو کیا بس وہ یوسف والی پیشگوئی ختم ہو گئی۔ اور وہ آیتیں منسوخ ہو گئیں۔ ہر گز نہیں بلکہ ہمیشہ قیامت تک بار بار یوسف آتے رہیں گے۔ یہاں تک کہ دُنیا ختم ہو جائے گی۔ اور ہمیشہ داؤد آتے رہیں گے۔ یہاں تک کہ دُنیا ختم ہو جائیگی اور ہمیشہ ابراہیم اور یعقوب اور ایوب آتے رہیں گے یہانتک کہ دنیا ختم ہو جائیگی اور خدا کا زندہ کلام ہر زمانہ میں اپنی زندگی کی شان دکھاتا رہیگا۔ ورنہ منسوخ تسلیم کرنا پڑیگا اور ہم نسخ کے قائل نہیں۔

بہت سے اردو خوان احباب چونکہ عربی سے واقف نہیں اس لئے ان کی واقفیت کے لئے میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے بعض اردو الہام بطور نمونہ کے پیش کرتا ہوں۔ مثلًا **پھر بہار آئی خدا کی بات پھر پوری ہوئی**۔ سو جس سال سے یہ الہام ظاہر کیا گیا ہے۔ اس سال سے اکثر بہار کے دنوں میں کوئی نہ کوئی نشان حضرت صاحب کی صداقت کا ظاہر ہوتا رہتا ہے۔ اور **پھر بہار آئی تو آئے ثلج کے آنے کے دن** جب سے نازل ہوا ہے۔ اکثر بہار کے موسم میں ایک غیر معمولی لہر سخت سردی کی ہندوستان یا دیگر ممالک میں برابر آتی رہتی ہے اور زندہ خدا کے زندہ کلام کی حیات کو ثابت کرتی رہتی ہے۔ یہاں تک کہ اب تو یہ حالت معلوم ہونے لگی ہے۔ کہ اس الہام کے بعد موسموں میں ایک نیا تغیر ایسا ہو گیا ہے، کہ موسموں کا ڈائل ذرا اپنی جگہ سے اس طرح کھسک گیا ہے۔ کہ سرد یاں علاوہ دسمبر یا ابتداء جنوری میں شدید ہونے کے بہار کے موسم میں بھی ایک شدت اختیار کرتی ہیں۔ یہ ضروری نہیں۔ کہ ہر بہار ہی ایسی ہو۔ مگر یہ سلسلہ بہار کے موسم میں خلاف معمول سردی کا اور بہار کے موسم میں خدا کے کسی نشان کے ظاہر ہونے کا وقتًا فوقتًا برابر چل رہا ہے۔ اور چلتا رہے گا۔ ورنہ اگر ایسا نہ ہو۔ تو وہ کلام انسانی کلام ہو گا۔ نہ کہ خدا کا کلام سوائے اس کے کہ اس کی حد بندی خود الہام ہی کر دے مثلًا یہ کہ سخت زلزلہ صرف پانچ بار آئے گا۔

اور اسی طرح جب کوئی الہام پُورا ہو گا۔ تو یہ ضروری نہیں۔ کہ ہمیشہ بار بار اسی ایک رنگ میں پورا ہو۔ بلکہ کبھی کوئی بطن اس کا پُورا ہو گا۔ کبھی کوئی۔ مثلًا زلزلہ کبھی زلزلہ کے رنگ میں آئیگا۔

Digitized by Khilafat Library

کبھی جنگ کی شکل میں کبھی طاعون اور انفلوئنزا کی صورت میں کبھی طغیانی کی شکل میں کبھی فتنوں اور ابتلاؤں کی صورت میں وغیرہ وغیرہ

اس طرح اس سلسلہ کے برکات ہمیشہ ان لوگوں سے وابستہ رہیں گے جو تین کو چار کرنے والے ہونگے یہ نہیں کہ بس ایک دفعہ یہ الہام پورا ہو کر ختم ہو گیا۔ خود حضرت مسیح موعود تین طیور ابراہیمی کو چار کرنے والے تھے۔ اسی طرح حضرت خلیفۃ المسیح الثانی کسی طرح تین کو چار کرنے والے ہیں اور آئندہ جو خلفاء آئیں گے وہ کبھی نہ کبھی کسی نہ کسی رنگ میں اس خصوصیت سے حصہ لیتے رہیں گے۔

اسی طرح اس سلسلہ کی برکات دوشنبہ کے ساتھ وابستہ ہیں اور قیامت تک بعض بعض برکات دوشنبہ کے روز ہی اس جماعت کو دی جایا کریں گی کیونکہ علاوہ اسلامی سبت کے جو جمعہ کا دن ہے۔ اس سلسلہ کے ساتھ ایک ظلی سبت یعنی دوشنبہ کا تعلق بھی مقرر کر دیا گیا ہے۔

پس خدا کے آخری اور غیر منسوخ کلام کو انسانی کلام نہ سمجھو اور کتب سابقہ کی طرح اس کے ایک مختص الزمان اور مختص المکان معنے نہ لیا کرو بلکہ سمجھ لو کہ ہر الہام آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا یا حضرت مسیح موعود کا ایک ابدیت اپنے اندر رکھتا ہے اور بار بار پورا ہوتا رہیگا تاکہ اس کا خدا کی طرف سے ہونا اور اس کے لانے والے کا خاتم النبیین ہونا ثابت ہو۔ اور یہ بھی ایک فرق ہے انسانی اور خدائی پیشگوئیوں میں اور ہر کلام اللہ تعالےٰ کا اس کی دیگر صفات اور اس کی مخلوق کی طرح لا انتہا بطن اپنے رکھتا ہے۔ مثلاً ایک آم کا پھل جو خدا تعالےٰ نے پیدا کیا ہے وہ خدا تعالیٰ کی ہر صفت کا مظہر ہے وہ ربوبیت بھی رکھتا ہے وہ احیاء کی صفت بھی رکھتا ہے۔ وہ اماتت کی صفت بھی رکھتا ہے وہ شفا کی صفت بھی رکھتا ہے غرض اللہ تعالیٰ کی ہر صفت کا ایک رنگ اور ایک فیضان اس کے اندر موجود ہے خواہ انسانوں کے علم میں ہو یا نہ ہو۔ اسی طرح خدا کا کلام بھی ابدی طور پر خدا تعالےٰ کی ہر صفت کا حامل ہوتا ہے اور ہمیشہ بار بار نئے نئے رنگ اور نئے نئے بطون کے ساتھ پورا ہوتا رہتا ہے۔ مگر اکثر باتیں لوگوں کی نظروں سے پوشیدہ ہیں۔

لیکن یہ ضروری نہیں کہ مثلاً جس طرح اس امت میں یوسف آنے کا تذکرہ ہے۔ تو ضرور اس کے سارے اور پورے کے پورے حالات ہر یوسف پر صادق آئیں بلکہ یوسف اول کے سارے قصہ میں سے بعض واقعات ایک یوسف پر صادق آئیں گے اور بعض دوسرے واقعات دوسرے یوسف پر۔ پھر ان واقعات کا رنگ بھی معنوی طور پر ملتا جلتا ہوگا خواہ ظاہری طور پر زیادہ ملتا جلتا نہ ہو۔ مثلاً آنحضرت صلعم کے ساتھ کفار مکہ یعنی آپ کے بھائیوں نے بدسلوکیاں کیں۔ اور بجائے مصر کی ہجرت کے آپ کو مدینہ کی ہجرت نصیب ہوئی اور بجائے سات سال کی قید کے آپ کو تین سال کی قید شعب ابوطالب میں ملی۔ اور آپ پر زینب بعض کے عشق کا اتہام لگایا گیا۔ اور آپ کے زمانہ میں بھی ۷ سال کا قحط آیا جو آپ ہی کی دعا سے دور ہوا۔ اس طرح اور بہت سے واقعات یوسف اول سے ملتے ہیں مگر مخفی رنگ میں مشابہت کے طور پر نہ کہ طابق النعل بالنعل۔ اسی طرح حضرت مسیح موعود علیہ السلام بھی یوسف تھے۔ مگر انہوں نے فرمایا کہ قید والی معیبت مجھے نہیں ملے گی۔ یعنی یہ ملی یوسف کی عزت لیک بے قید مگر بعض اور امور میں آپ کی مماثلت نمایاں ہے اسی طرح حضرت خلیفۃ المسیح علیہما السلام کے وجود میں بعض خاص قسم کی مماثلتیں نظر آ رہی ہیں سو یہ اپنا اپنا رنگ ہے مگر حسین ہونا اور اپنے بھائیوں کی طرف سے تکلیف پہنچنا اور اتہام کا معاملہ اور آخر میں کامیابی یہ غالباً ہر یوسف کے لئے مقدر ہے۔ اور یہی ان کی صداقت کی دلیل ہے۔ اور خدا تعالےٰ نے ان کی پیدائش سے پہلے ان کو یوسف کہہ کر ایمان داروں کے ایمان پہلے ہی مضبوط کر رکھے تھے۔ اور منافقوں کے لئے پہلے ہی پھسلنے کے لئے ایک سیڑھی تیار کر رکھی تھی۔ سو کیا فضل ہے اس خدا کے جس نے قرآن کو ہماری ہدایت کا موجب بنایا اور ہم نے اس کی وجہ سے اپنے زمانہ کے یوسفوں کے قصے حل کر لئے۔ اور بسبب اس پیشگوئی کے محض خدا کے فضل سے کبھی متزلزل نہیں ہوئے۔ اور جو مشکلیں یوسف اول کے قصے میں تھیں ان کو اپنے چشم دید واقعات سے حل کر لیا۔ سو یہ لوگ خود تفسیر قرآن مجسم ہیں اور اگر یہ نہ ہوں تو سارے قصے قرآن کے مثلاً یوسف کا اور داؤد کا اور سلیمان کا اور ابراہیم کا اور آدم کا اور دیگر انبیا کے بالکل معلق اور بے معنے رہ جاتے ہیں۔ ہمارے سامنے بھی ایک شخص سب نبیوں کا بروز ان کے حُلّوں میں آیا۔ اور ہم نے اس کے واقعات زندگی دیکھے اور پھر اس کے نظیر کو بھی دیکھا اور سارے قصے قرآن کے اول سے آخر تک حل کر لئے اور ہم نے ابلیس کو بھی دیکھ لیا۔ اور آدم کو بھی سمجھ لیا اور ہم نے ابراہیم کو بھی دیکھ لیا۔ اور ہم نے یوسف کو بھی دیکھ لیا اور ہم نے داؤد دریا دلے کو بھی دیکھ لیا اور ہم نے ان سلیمانوں کو بھی دیکھ لیا جن کے پاس بلقیس اور اس کا تخت ہے۔ اور جن کے پاس سبز پگڑیوں والے صافنات الجیاد موجود ہیں۔ اور بڑے بڑے جن بھی بیگار میں لگے ہوئے ہیں یعنی کارکن ہیں کوئی ناظر ضیافت ہے یعنی لگن اور دیگوں کے انتظام کر رہا ہے اور کوئی محاریب روحانی بنا رہا ہے۔ جیسے ناظر دعوت و تبلیغ اور کوئی تماثیل بنا رہا ہے جیسے ناظر تالیف و تصنیف۔ غرض کیا بیان کیا جائے اس کتاب ہمین اور مبارک کا جس کے طفیل ہم کو اگلوں کا علم دیا گیا اور پچھلوں کا حال دکھایا گیا۔ اور ہم پر اتنی برکتیں من حیث الجماعت بطفیل حضرت مسیح موعود علیہ السلام نازل ہوئیں کہ بے اختیار یہ کلمہ منہ سے نکلتا ہے کہ ذالک فضل اللہ یؤتیہ من یشاء واللہ ذوالفضل العظیم آخر میں آپ دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ میرے دل سے میری غفلت اور معصیت کے حجابوں کو اٹھائے تاکہ میں پھر کسی ان فقروں کے بطون نہیں بلکہ سالم

مسلمانانِ موضع بیرم پور نہایت مصیبت میں

ہم اپنی مصیبت کی پُر درد داستان الفضل ۱۵ ؍ اکتوبر ۱۹۳۶ء میں مفصل بیان کر چکے ہیں۔ اور اس امید میں تھے۔ کہ ہماری دکھ بھری کہانی سے افسران بالا متاثر ہو کر ہمارے جائز مطالبہ کے پورا کرنے میں ہماری امداد کریں گے۔ مگر الٹا اثر ہوا۔ انسپکٹر صاحب حلقہ دسوہا ۱۱ ؍ ۱۲ ؍ نومبر ۱۹۳۶ء کو تشریف لائے سنا گیا ہے۔ بیرم پور کے غریب کمین لوگوں اور ان مورثیوں سے جو پہلے ہی ہندوؤں کے ہتھے چڑھے ہوئے ہیں۔ انگوٹھے لگوا کر بدیں مضمون ایک تحریر ہمراہ لے گئے کہ ہمیں جو قبرستان پہاڑی رو کے بالمقابل دیا جاتا ہے وہی منظور ہے اور ہمیں کسی نے ڈرا دھمکا کر یا مار کر ہم سے ایسا نہیں کروایا۔ بلکہ ہم بخوشی خاطر یہ بات منظور کرتے ہیں۔

مگر ہم افسران بالا کی خدمت میں اپنی آواز پہنچانے کی کوشش کرتے ہوئے استدعا کرتے ہیں۔ کہ براہ نوازش غریب پروری ہمارے قدیمی قبرستان ہمارے استعمال کے لئے آزاد کر دئے جائیں۔ ہم جدید قبرستان لینے کے لئے تیار نہیں اور تحقیقات کے لئے غیر جانبدار افسر بھیجے جائیں۔ سابقہ افسروں سے قطعاً توقع نہیں کی جا سکتی کہ وہ معاملہ کو اصلی شکل میں افسران بالا کی خدمت میں پیش کر سکیں گے۔

مسلم اخبارات سے مکرر درخواست ہے کہ از راہ کرم ہماری آواز کو افسران تک پہنچا کر مشکور فرمائیں۔ خادم: محمد علی خان اشرف غلام محمد مقام خود دیتنسر

Digitized by Khilafat Library

آگ کی بارش اور خون کے سیلاب میں اعلائے کلمۃ اللہ

میڈرڈ میں ایک احمدی مجاہد کی تبلیغ اسلام میں مصروفیت

ملک محمد شریف صاحب مبلغ احمدیت کی تبلیغی رپورٹ

میڈرڈ۔ ۱۴ ستمبر ۱۹۳۶ء (بذریعہ ڈاک) خدا تعالےٰ کے فضل اور رحم کے ساتھ باوجود سخت ناخوشگوار حالات کے سپین میں احمدیت کا بیج بویا جا چکا ہے۔ خدا تعالےٰ کی تائید اور نصرت کے ابواب کھل رہے ہیں۔ اور وہ دن قریب ہیں۔ کہ اس ملک میں یدخلون فی دین اللہ افواجا کا نظارہ نظر آئے۔ ہر وہ سعید روح جو اس آسمانی پیغام کو سنتی ہے۔ احمدیت سے مانوس ہوئے بغیر نہیں رہتی۔ عرصہ زیر رپورٹ میں پیغام احمدیت جن مختلف ذرائع سے سپین کے لوگوں تک پہونچانے کی توفیق ملی۔ اس کا خلاصہ درج ذیل ہے:

ایک سعید الفطرت نوجوان

۲۱ جون کو میرے محترم دوست محمد بن حج عبد اللہ شاتی کے ذریعہ دو اور نوجوان مسلمانوں اعمر محمد التزانی اور محمد سے ملاقات ہوئی۔ وہ بڑی محبت سے مجھے اپنے مکان پر لے گئے۔ جہاں قریباً دو گھنٹہ تک کئی نوجوانوں سے سلسلہ گفتگو جاری رہا۔ انہوں نے میری تمام باتوں کو پوری توجہ اور غور سے سنا۔ اور احمدیت سے مزید واقفیت حاصل کرنے کی خواہش ظاہر کی میں نے وقتاً فوقتاً ان کو احمدیت اور اس کی عظیم الشان ترقی سے واقف کیا۔ مگر جلد ہی ان کی واپس اپنے وطن جانے کی تیاری ہوگئی۔ سوائے اعمر محمد التزانی کے جو ایک سعید الفطرت نوجوان ہیں۔ باقی اپنے اپنے وطن کو تشریف لے گئے۔ اس نوجوان کو آج تک وقتاً فوقتاً تبلیغ کرنے کا موقعہ ملتا رہا۔ میں نے بعض عربی کتابیں مثلاً لجۃ النور، اعجاز احمدی اور قصائد احمدیہ برائے مطالعہ دیں۔ الحمد للہ کہ اس نے احمدیت کی صداقت کا اقرار کر لیا۔ اور بیعت نامہ بھیجنے کو تیار ہے:

ایک ایسوسی ایشن کے سکرٹری سے ملاقات

اسی نوجوان کے ذریعہ ہسپانو اسلامک ایسوسی ایشن کے سکرٹری سے ملاقات ہوئی جو ایک نہایت خوش خلق اور ملنسار رومن کیتھولک ہے۔ اس نے مختلف ممالک کے اخبارات مجھے دکھائے اور میری ہر طرح امداد کرنے کا وعدہ کیا۔ دوسرے اتوار مجھے اور برادرم اعمر محمد التزانی کو دعوت چائے دی۔ اور مجھ سے خواہش کی۔ کہ میں احمدیت کے متعلق کچھ معلومات بہم پہنچاؤں۔ اس کی بیوی دو لڑکوں اور اس کے ایک دوست نے جو بارسیلونا کا رہنے والا ہے۔ اور نہایت فصیح و بلیغ انگریزی بولتا ہے۔ میری باتوں کو توجہ اور غور سے سنا۔ اور اس کی بیوی کے منہ سے بے اختیار اسلام اور احمدیت کی ترقی کے لئے دعائیہ فقرات نکل گئے۔ اس کے دوست کو میں نے انگریزی میں تبلیغ کی اور لٹریچر برائے مطالعہ دیا۔ اس نے مجھے بارسیلونا آنے کے لئے کہا۔ اور وہاں کے ایک پروفیسر کا ایڈریس بھی دیا۔ جو اسلام سے از حد ہمدردی رکھتا ہے۔ میں نے مسٹر رافلس سکرٹری ایسوسی ایشن کو سلسلہ کے اخبارات کی ایک کاپی دی۔ اور بعض پمفلٹ بھی دیئے۔ جو اس نے انگریزی دانوں کو پڑھانے کا وعدہ کیا:

مختلف لوگوں کو تبلیغ

میڈرڈ کے مشہور باغ Casa de campe میں سے ایک دن میں گزر رہا تھا۔ کہ ایک نوجوان نے بآواز بلند مجھے السلام علیکم کہا۔ اور بڑی محبت سے مجھے ملنے کے لئے آگے بڑھا۔ اور مجھ سے خواہش کی۔ کہ میں اسے اسلام کے متعلق کچھ بتاؤں چنانچہ اسے اور اس کے ساتھیوں کو احمدیت کا پیغام پہنچایا۔ اور اس نوجوان کو لٹریچر برائے مطالعہ دیا۔ اس کا نام Diego pillan Kotamsa ہے۔ ایک جرمن نوجوان ترجمان کو تبلیغ کرنے کا موقعہ ملا۔ اس نے عربی پڑھنے کی خواہش ظاہر کی۔ اس کا نام Carlos Desillos penason ہے۔ اسی طرح ایک اور سپینش نوجوان جو یورپ کی پانچ زبانیں جانتا ہے تبلیغ کرنے کا موقعہ ملا۔ اور اسے لٹریچر برائے مطالعہ دیا۔ اس نے اسلامی اصول کی فلاسفی اور اسلام اور عیسائیت کا مطالعہ کرنے کے بعد اسلام کو بہترین مذہب قرار دیا۔ اس کا نام Jose picene ہے۔ سپین کی ایک نہایت ہی سعید طبع لیڈی Maria سے جب کبھی ملاقات کیلئے جاتا ہوں۔ تو وہ ارد گرد کی عورتوں کو بلا کر میرے لئے تبلیغ کے مواقع پیدا کر دیتی ہے۔ چنانچہ اس کے ذریعہ کافی عورتوں تک پیغام احمدیت پہنچایا جا چکا ہے۔

صداقت کے پانے کی تڑپ

شہر میں آمد و رفت کے وقت میرے پیارے آقا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کے مبارک الفاظ کے مطابق کہ "سپین کی روحوں کو انتظار ہے۔ کہ کوئی آئے اور انہیں اس شرک کے مرکز سے آزاد کرے" بعض سعید طبع انسان بڑی خواہش سے مجھ سے سلسلہ کلام شروع کر دیتے ہیں اور ایسی خواہش اور محبت سے میری باتیں سنتے اور مجھ سے احمدیہ لٹریچر کا مطالبہ کرتے ہیں۔ کہ مندرجہ بالا الفاظ کی تصدیق ہو جاتی ہے۔ اس طرح پر میں نے کافی آدمیوں کو پیغام حق پہونچایا۔ ان میں سے قابل ذکر S. Domingo - Pedro Jose اور Corcobado اور Alvarez اور قریباً ایک درجن اور انسان ہیں۔ ایسے لوگوں میں سے ایک ضعیف انگریز عورت سے ملاقات کا واقعہ از حد ایمان افروز ہے۔ میں ایک گلی میں سے گزر رہا تھا۔ کہ وہ غور اور توجہ سے میری طرف دیکھنے لگی۔ میں نے سمجھا۔ کہ اگر یہ بول سکتی۔ تو میرے ساتھ ضرور گفتگو کرتی۔ اس خیال سے جونہی میں ٹھہرا۔ وہ تیزی سے میری طرف آئی۔ اور آتے ہی میرے ہاتھ میں جو پمفلٹ تھے۔ ان میں سے ایک لے کر اشارہ سے مجھے بتایا۔ کہ وہ اسلام سے از حد محبت رکھتی ہے۔ اور اس کو پڑھنا چاہتی ہے۔ وہ واقعی بول نہ سکتی تھی۔ دوسرے الفاظ میں گونگی تھی۔

تبلیغ کا ایک ذریعہ یہ ہے۔ کہ جب کسی مرد یا عورت کو کسی قسم کی تکلیف میں دیکھتا ہوں۔ تو بذریعہ ادویہ وغیرہ اس کی امداد کرتا ہوں۔ اس طرح میں نے ابھی تک قریباً دو درجن لوگوں تک پیغام احمدیت پہونچایا ہے۔ ان میں سے خاص طور پر J. Facundo اور اس کی بیوی Josifina قابل ذکر ہیں:

دوکانداروں سے ملاقاتیں

متواتر دو ہفتے تجارتی معلومات حاصل کرنے کے لئے مختلف دوکانداروں سے ملاقاتیں کیں۔ اور ہر ایک کو موقعہ بموقعہ زبانی اور بذریعہ لٹریچر پیغام احمدیت پہونچایا۔ ایسے لوگوں میں سے ایک معمر سپینش خاص طور پر قابل ذکر ہے۔ جو اسلام سے از حد دلچسپی رکھتا ہے۔ اس کا نام C. Peng ہے:

برٹش کونسل میں گفتگو

برٹش کونسل میں بعض انگریزوں سے ملاقات ہوئی۔ ان میں سے خاص طور پر قابل ذکر ایک نوجوان Richard J Kaya page ہیں۔ جو برلن چین اور دیگر کئی ممالک میں رہ چکے ہیں۔ اب ایک بنک میں ملازم ہیں۔ اردو جانتے اور بولتے

Digitized by Khilafat Library

ہیں۔ اور ہفتہ میں ایک دفعہ میرے پاس آتے ہیں۔ دو انگریز عورتوں سے ملاقات ہوئی۔ ان میں سے ایک تو ہندوستان میں کافی عرصہ رہ چکی تھی۔ اور اسکی پیدائش بھی وہاں ہی ہوئی تھی۔ دوسری افریقہ کے بعض اسلامی ممالک میں رہی ہے۔ ان کو پیغام احمدیت پہونچایا۔ برٹش کونسل کے عملہ کو بھی پیغام احمدیت پہونچایا۔ مسلم ٹائمز جس میں میرے متعلق ایک نوٹ تھا۔ اور برٹش کونسل سیڈرڈ کا شکریہ ادا کیا ہوا تھا تمام عملہ نے پڑھا۔ اور قدرتی طور پر ان کے دلوں میں میری محبت پیدا ہوئی۔ موجودہ صورت حالات کے پیش نظر جب مجھے انہوں نے سپین چھوڑنے کے لئے کہا۔ تو میرے اس جواب نے کہ "میں اپنے امام کی اجازت کے بغیر ایک قدم بھی نہیں اٹھا سکتا۔ آپ سے جہاں تک ہو سکتا ہے میری امداد کریں جہاں آپ کی کوششیں میری حفاظت کے لئے ختم ہو جائیں گی۔ وہاں ملائکہ کے ذریعہ میری حفاظت ہوگی۔" ان کی محبت اور بھی زیادہ کردی ؂

برٹش کونسل کے ایک سکرٹری تجارت جو ایک نہائت شریف طبع سپینش ہیں کے ذریعہ ایک انگریز R. A. Calvert سے ملاقات ہوئی۔ اور اس کے ذریعہ ایک فارسی مسلمان مرزا آغا عزیز نامی سے باوجود اس کے کہ وہ قدم قدم پر شدید مخالفت کرتا رہا میں نے تبلیغ کی۔ لٹریچر مطالعہ کے لئے دیا۔ آخر اللہ تعالےٰ کے فضل اور رحم کے ساتھ اس نے احمدیت کی صداقت کا اقرار کر لیا۔ اور اب مجھے تبلیغی کام میں بھی امداد دے رہے ہیں۔ چنانچہ چند دن ہوئے میرے ایک انگریز دوست کو جو مکان پر ملاقات کے لئے تشریف لائے نہائت اعلےٰ پیرایہ میں احمدیت کی روشنی میں دعوت اسلام دی ؂

غیر ممالک کے تاجروں کو تبلیغ

غیر ممالک کے تاجروں اور کمرشل ایجنٹوں کو بھی تبلیغ کرنے کے مواقع میسر آئے۔ چنانچہ الجیریا کے ایک مسلمان تاجر کو جو پھیری کا کام کرتا۔ اور میڈرڈ میں چند دن کے لئے آیا ہوا تھا۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی آمد کی خبر دی۔ ایک مصر کے کمرشل ایجنٹ انگریز کو قریباً نصف گھنٹہ انگریزی میں تبلیغ کی۔ اور لٹریچر برائے مطالعہ دیا۔ اس سے گفتگو کے دوران میں سپین کے قریباً ۵۰ آدمیوں نے بھی میری گفتگو سنی۔ چینی تاجروں میں سے قریباً دس سے اس وقت تک ملاقات کر چکا ہوں۔ ان میں سے ایک میرا گہرا دوست بن گیا ہے ؂

یونان کا ایک تاجر جو چشموں کا کام کرتا ہے۔ اردو اور انگریزی جانتا ہے۔ اس کی بیوی بھی اردو اور انگریزی جانتی ہے۔ اتفاقاً ایک دن مل گیا۔ اس نے اردو میں مجھ سے گفتگو کی۔ اور مجھے احمدیت کی تبلیغ کے لئے آنے پر مبارکباد دی۔ اس کو سلسلہ کے اخبارات اور کافی لٹریچر برائے مطالعہ دیا گیا۔ اس کا نام Wenston Oplical ہے۔ ایک نوجوان کمرشل ایجنٹ Perez ahljendro سے قریباً ایک گھنٹہ انگریزی میں گفتگو ہوئی اسے لٹریچر برائے مطالعہ دیا ؂ (باقی)

پسرور میں جلسہ کی کامیابی

پر

شکریہ احباب

الحمد للہ کہ پسرور ضلع سیالکوٹ میں جماعت احمدیہ کا جلسہ نہائت عمدگی اور کامیابی سے ختم ہوا۔ یہ وہی قصبہ ہے۔ جہاں گذشتہ سال ایک احمدی میت سارا دن پڑی رہی۔ اور احرار کی مخالفت کی وجہ سے قبرستان میں دفن نہ ہو سکی۔ میں ان تمام احباب کا جنہوں نے اس بارہ میں میری مدد کی بشکر گزار ہوں اور دین و دنیا میں ان کی کامیابی کے لئے دعاگو ہوں۔ خدا ان کی ہر قسم کی تکلیف دور کرے۔ اور اپنے فضلوں کی بارش ان پر برسائے باوجود احرار کی طرف سے قدم قدم پر رکاوٹوں کے حائل ہونے کے اس جلسہ کا عمدگی اور کامیابی سے ہونا میری کسی کوشش کا نتیجہ نہیں۔ بلکہ یہ صرف میرے آقا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی توجہ کی برکت ہے۔ میں خود بھی اپنے آقا کی خدمت میں تمام معاونین کے لئے دعا کی درخواست کرتا ہوں ؂

خاکسار محمد عبد اللہ پسرور ضلع سیالکوٹ

زمینداروں کا قرضہ اور گورنمنٹ

زمینداروں کا سودی قرضوں کے جکڑ بندوں میں مقید ہونا کوئی نئی بات نہیں۔ لیکن جو شدید طور پر خطرناک صورت ایسے قرضہ جات نے پچھلی نصف صدی میں اختیار کی ہے۔ پہلے نہ تھی۔ اور یہ بات تو کسی کے وہم و گمان میں بھی نہ تھی۔ کہ یہ قرضہ جات کچھ عرصہ کے بعد ایسی مہیب صورت اختیار کرلیں گے۔ کہ ہندوستان کی آبادی کے سب سے بڑے حصہ کا صفحۂ ہستی پر رہنا ناممکن ہو جائے گا ؂

میں اس مضمون کی پہلی قسط میں مختصراً ناظرین کرام پر یہ ظاہر کرنا چاہتا ہوں۔ کہ گورنمنٹ نے زمیندارہ قرضہ جات کے بارے میں کیا کیا قدم اٹھائے۔ اور غریب زمیندار کی کہاں تک اشک شوئی کرنے کی کوشش کی۔ ۱۸۷۵ء میں جبکہ گورنمنٹ نے دکن میں فسادات کی تحقیقات کرنے کے لئے ایک کمیشن مقرر کیا۔ تو اس تحقیقات کے دوران میں گورنمنٹ کو زمینداروں کے قرضہ کی طرف بھی توجہ دینی پڑی۔ اور اسی وقت سے گورنمنٹ قرضہ کے سوال کے مختلف پہلوؤں پر غور و خوض کر رہی اور اس سوال کے حل کے لئے مختلف ذرائع اختیار کر رہی ہے۔ اگرچہ اختیار کردہ وسائل کا کامیاب ہو جانا یقینی نہ تھا۔

اس امر کی وضاحت کی چنداں ضرورت نہیں۔ کہ زمینداروں کو قرضہ دینے والے مہاجن یا بنیئے ہی تھے۔ زمیندار بوقت ضرورت ان کے پاس جاتا تھا۔ جو مانگتا تھا مل جاتا تھا۔ اس میں شک نہیں۔ کہ زمیندار کو اس قرضہ سے بعض اوقات فائدہ بھی ہوتا تھا۔ وہ قرضہ اٹھا کر زرعی آلات مویشی اور بیج وغیرہ خرید لیا کرتا تھا یا کسی اور فائدہ بخش طریق پر خرچ کرتا تھا لیکن افسوس کہ مہاجن کی بڑھتی ہوئی حرص نے اس طریق قرضہ کی تھوڑی بہت خوبی پر بھی پانی پھیر دیا۔ اور وہ قرضہ جسے زمیندار اپنے لئے ڈوبتے وقت ایک سہارا خیال کرتا تھا۔ پانی میں غرق کر دینے کے لئے بھاری پتھر بن گیا ؂

۱۹۰۴ء میں انجمن ہائے امداد باہمی قائم کی گئیں۔ اور مہاجنوں سے کم شرح سود پر روپیہ دیا گیا۔ ان انجمنوں کا قیام بڑے اعلےٰ اصول پر کیا گیا۔ اور اس معاملہ میں بڑے بڑے ماہرین کی آرا اور ممالک غیر کے دیرینہ تجربہ سے فائدہ اٹھایا گیا لیکن پھر بھی ایسی انجمنوں کے معرض وجود میں آ جانے سے قرضہ کی مصیبت کا کلی طور پر ازالہ نہ ہو سکا۔ اور دیہات میں بڑھتے ہوئے قرضہ جات نے کچھ ایسی صورت اختیار کر لی۔ کہ اصلاح دیہات کی کسی سکیم کا بھی کامیاب ہونا ناممکن نظر آنے لگا۔ یعنی دیہاتی آبادی کا اس قدر گراں طور پر قرضہ کے زیر بار ہونا ہر اصلاحی قدم کے لئے ٹھوکر کا موجب بننے لگا۔ مجبوراً گورنمنٹ کو اس کی طرف فوری توجہ دینے کی ضرورت پیش آئی۔ قرضہ جات کا اندازہ نو صد کروڑ کیا جاتا تھا۔ یعنی اراضیات پر سرکاری لگان سے پندرہ گنا زیادہ۔

بنکوں کی تحقیقاتی کمیٹی اور زراعت کے متعلق شاہی کمیشن نے بھی قرضہ کے سوال کو گہرے طور پر مطالعہ کیا۔ اور اصلاح حالات کے لئے بعض سفارشات کیں۔ گورنمنٹ ہند نے سب حالات کا اچھی طرح سے جائزہ لے کر یہ فیصلہ کیا۔ کہ کوئی ایسا قانون بنانا مشکل ہے۔ جو کہ سب صوبجات میں مساوی طور پر قابلِ عمل ہو سکے۔ اس لئے گورنمنٹ ہند نے اس معاملہ کو صوبجاتی حکومتوں پر چھوڑنا مناسب سمجھا۔ تاکہ مختلف صوبجاتی حکومتیں اپنے اپنے حالات کے ماتحت طرزِ عمل اختیار کر سکیں۔ اس کے بعد قریباً ہر ایک صوبجاتی حکومت نے نئے قانون نافذ کرکے یا جن صوبجات میں پہلے بعض قوانین موجود تھے۔ انہوں نے ان میں بعض ضروری اصلاح و ترمیم کرکے مقروض زمیندار کی امداد کرنے کی کوشش کی۔ اب اختصار کے ساتھ ان ذرائع اور قوانین کا ذکر کیا جاتا ہے۔ جو اس مقصد کے لئے مختلف صوبجات میں حکومتوں نے اختیار کئے ؂

Digitized by Khilafat Library